اہل سنت اور اہل تشیع کے کلمہ پر مدلل اور تحقیقی بحث

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اسلامی کلمہ

افادات: حضرت علامہ علی شیر حیدری صاحب دامت برکاتہم

ترتیب: مولانا عبدالرحیم بھٹو صاحب

Www.Ahlehaq.Com

Www.Ahlehaq.Com/forum

جامعہ حیدریہ (لقمان خیرپور میرس سندھ)

Www.Ahlehaq.Com
Www.Ahlehaq.Com/forum

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب کا نام: اسلامی کلمہ

افادات : حضرت علامہ علی شیر حیدری صاحب دامت برکاتہم

ترتیب......: مولانا عبدالرحیم بھٹو صاحب

مترجم ......: محمد اصغر مغل

سنِ طباعت: اکتوبر ۲۰۰۳

ملنے کے پتے:۔

جامعہ حیدریہ لقمان خیرپور میرس سندھ

مکتبہ محمود بالمقابل جنوبی گیٹ دارالعلوم کراچی کورنگی کے ایریا کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلامی کلمہ

فہرست	۵
پہلا باب	۱۱
اسلامی کلمہ	۱۱
﴿لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ﴾.	۱۱
اہل تشیع کا کلمہ بمع حوالہ جات	۱۲
اسلامی کلمہ کا ثبوت (اہل سنت کی معتبر کتابوں سے)	۱۴
احادیثِ مبارکہ برائے کلمہ اہل سنت	۱۴
ایک گوہ کا شہادت دینا	۱۷
بنی سلیم کے ہزار افراد کا بیک وقت دائرہ اسلام میں داخل ہونا	۱۷
ایک جاہلانہ اعتراض اور اس کا دفعیہ	۱۸
عربی عبارات	۱۹
(۱) الخصال کی عبارت	۱۹
(۲) تفسیر قمی کی عبارت	۱۹
(۳) تفسیر قمی کی عبارت	۱۹
(۴) حیات القلوب کی عبارت: تالیف محمد باقر مجلسی	۲۰

(۵) من لا یحضره الفقیه کی عبارت	۲۰
(٦)من لا یحضره الفقیه	۲۰
(۷)اصول کافی کی عبارت	۲۰
(۸)اصول کافی کی عبارت	۲۱
(۹)اصول کافی کی عبارت	۲۱
تنبیہ!	۲۲
دوسرا باب	۲۳
اہل تشیع کی کتابوں سے اہل سنت کے کلمہ کا ثبوت	۲۳
اسلام کے ارکان میں سب سے پہلا رکن توحید اور رسالت کی شہادت دینا ہے	۲۴
دو شہادتوں کے اقرار سے کافر مسلمان ہو جاتا ہے	۲۵
شیعوں کے امام خمینی کا فتویٰ	۲۵
حضور ﷺ نے لا اله الا الله محمد رسول الله کی تبلیغ فرمائی	۲۵
حوالہ جات	۲۸
لا اله الا الله محمد رسول الله کے اقرار سے جنت لازم ہو جاتی ہے	۲۹
حضرت ابوذر غفاریؓ کو دائرہ اسلام میں داخل کرتے وقت حضور اکرم ﷺ نے صرف اہل سنت کا کلمہ پڑھوایا۔	۲۹
حضرت سیدہ فاطمہ کی والدہ ماجدہ ام المؤمنین حضرت	۳۳

حضرت سیدہ فاطمہ کی والدہ ماجدہ ام المؤمنین حضرت خدیجہ کو حضور ﷺ نے اہل سنت کا کلمہ پڑھوایا	۲۳
اے اہل تشیع !	۳۲
حضرت علی کی والدہ ماجدہ محترمہ فاطمہ بنت اسد کو مسلمان کرتے وقت حضور اکرم ﷺ نے صرف اہلسنت کا کلمہ پڑھوایا	۳۳
حضرت علیؓ (م ۴۰ھ) نے بھی اہل سنت کے کلمہ کی تبلیغ فرمائی	۳۳
حضرت سعد بن معاذؓ نے اسلام ظاہر کرتے وقت صرف شہادتین کا اعلان فرمایا	۳۴
حضرت اسید بن حضیر نے اسلام لاتے وقت کلمہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کا اقرار کیا	۳۵
حوالہ جات	۳۵
اہل سنت کا کلمہ ایمان کی ڈھال ہے	۳۵
ظہورِ مہدی کے وقت کلمہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کا اعلان	۳۶
جعفر صادقؒ (م:۱۴۸ھ) کا کلمہ سے متعلق اعلان	۳۷
موت کے وقت ملک الموت کا مؤمن کو اہلسنت کے کلمہ کی تلقین کرنا	۳۷
حضرت محمد ﷺ کے دونوں شانہ اقدس کے درمیان کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی مہر ثبت ہونا	۳۸

(اہل شیعت کی معتبر کتاب سے ثبوت)	۳۸
حضرت آدم علیہ السلام کی انگوٹھی پر بھی اہل سنت کا کلمہ مکتوب تھا	۳۹
سید المرسلین خاتم النبین محمد مصطفیٰ ﷺ کی انگشتری مبارک (انگوٹھی) کا نقش اہل سنت کا کلمہ تھا	۴۰
تقدیر کے قلم والا کلمہ مبارک صرف یہی توحید و رسالت والا کلمہ تھا	۴۱
حضرت آدم نے عرش پر اہل سنت کا کلمہ لکھے دیکھا	۴۱
قیامت کے روز حضور ﷺ کے جھنڈے پر اہل سنت کا کلمہ لکھا ہوگا	۴۲
امام حسینؓ کا خلیفہ ابن مروان کو مشورہ	۴۳
تیسرا باب	۴۴
کلمہ کے متعلق شیعوں کے اعتراضات اور ان کے جوابات	۴۴
اعتراض (۱)	۴۴
جواب	۴۴
اعتراض (۲)	۴۵
جواب	۴۵
اعتراض (۳)	۴۵
جواب	۴۵
اعتراض (۴)	۴۶

جواب	۴۶
اعتراض (۵)	۴۶
جواب	۴۶
اعتراض (۶)	۴۷
جواب	۴۷
اعتراض (۷)	۴۸
جواب	۴۸
چوتھا باب	۴۹
شیعوں کا اپنے کلمہ کے اثبات کے لئے شیعہ کتب سے استدلال اور ان کا رد	۴۹
شیعوں کے امام خمینی کا فتوی	۵۳
پانچواں باب	۵۵
وہ کتابیں جن کو شیعوں نے اہل سنت کی طرف منسوب کیا ہے، جبکہ ان کے مصنف غالی شیعہ ہیں	۵۵
ابراہیم بن محمد حمویہ الجوینی (م ۷۲۲ھ) مصنف ''فرائد السمطین'' اپنی تحریرات کے آئینے میں	۵۷
فرائد السمطین کا مصنف کتب رجال میں؟	۵۸
فرائد السمطین میں مذکور ''جنتی دروازہ پر تحریر'' روایت کی تردید	۵۹
مذکورہ روایت اہل شیعت کے ہاں بھی قابل حجت اور معتبر	۵۹

نہیں	
کتاب مودۃ القربی	٦١
(۴) مروج الذہب:	٦٢
(۵) ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغۃ:	〃
(٦) روضۃ الاحباب:	〃
(۷) معارج النبوۃ:	〃
(۸) تاریخ یعقوبی:	〃
(۹) تذکرۃ خواص الامۃ بذکر خصائص الائمۃ:	
(۱۰) مقتل ابی مخنف:	٦٣
(۱۱) کتاب الفتوح:	〃
(۱۲) روضۃ الصفا:	〃
(۱۳) روضۃ الشہداء:	〃
(۱۴) الاخبار الطوال:	〃
(۱۵) مقاتل الطالبین:	〃
(۱٦) الفصول المہمۃ فی معرفۃ الائمۃ:	〃
(۱۷) مقتل الحسین:	٦۴
(۱۸) الملل والنحل:	〃
(۱۹) کفایۃ الطالب:	〃
	〃
	〃

زیرِ اہتمام

حضرۃ العلامۃ علی شیر الحیدری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا باب
اسلامی کلمہ

﴿لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ﴾.

برادران اسلامی:- اسلام اور ایمان کا دار و مدار کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ہے، لہٰذا جو شخص دل میں اس کلمہ کی تصدیق رکھے اور زبان سے اس کلمہ کا اقرار کرے وہ مسلمان کہلائے گا۔

اس اسلامی کلمہ کے دو حصے ہیں:

پہلا حصہ:- "لا الہ الا اللہ" ہے یعنی اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اس پہلے حصے میں توحید الٰہی کا اقرار ہے۔

دوسرا حصہ:-" محمد رسول اللہ " ہے یعنی محمد اللہ کے رسول ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس حصے میں سرکارِ دو جہاں، فخرِ کون و مکاں خاتم النبیین سید الرسل حضرت محمد ﷺ کی رسالت و پیغمبری کا اقرار ہے، انہی دو باتوں کا اقرار کرنا اور دل میں یقین رکھنا، ایمان لانے کے لئے اولین شرط ہے۔ کوئی بھی شخص جو دونوں حصوں میں سے کسی ایک کا بھی منکر ہو وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔

پھر جس شخص نے کلمہ کا اقرار کر لیا اس پر دیگر اسلامی احکام نماز، روزہ، حج، زکوۃ وغیرہ لازم ہو جاتے ہیں۔

سب سے پہلے اسلام کا بنیادی کلمہ یہی ہے، جس میں اللہ کی توحید اور حضور اکرم ﷺ کی رسالت کا ذکر ہے۔ اور اس کلمہ کے دونوں حصے جدا جدا طور پر قرآن کریم میں موجود ہیں، سورہ محمد میں ہے:

"فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" سو جان لے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

اور اس سورت سے متصل ہی اگلی سورۂ فتح میں کلمہ کا دوسرا حصہ بھی موجود ہے۔

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ﴾.

محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر انتہائی سخت اور آپس میں مہربان ہیں۔

پہلی آیت میں لا الہ الا اللہ کے الفاظ بالکل ظاہر ہیں اور یہی کلمہ کا پہلا حصہ ہے، اور دوسری آیت میں محمد رسول اللہ کے الفاظ بھی صاف ظاہر ہیں، جو کلمہ کا دوسرا حصہ ہے۔

یہ بات ذہن نشیں رکھنی چاہئے کہ تمام مسلمان اہل سنت جو کلمہ پڑھتے ہیں، اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں۔ بلکہ اہل سنت کے ساتھ تمام اہل تشیع بھی ان دونوں حصوں پر متفق ہیں۔ باقی آگے جو زیادتی اہل تشیع کی طرف سے ہوتی ہے، اہل سنت اس کو ناجائز قرار دیتے ہیں اور اہل سنت و اہل تشیع کے درمیان اختلاف صرف کلمہ کے اگلے حصوں میں ہے۔

اہل تشیع کا کلمہ بمع حوالہ جات

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، علی ولی اللہ ووصی رسول اللہ و خلیفتہ بلا فصل.

(۱) رسالہ "علی ولی اللہ" ص:۲۰۴، تالیف عبدالکریم مشتاق شیعہ۔

(۲) "اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ" ص:۴۲۲، م: حجۃ الاسلام سرکار علامہ محمد حسین قبلہ مجتہد العصر سرگودھا۔

(۳) "نماز امامیہ" ص:۴، م: سید منظور حسین نقوی، نا[شر] امامیہ کتب خانہ لاہور۔

(۴) "نماز شیعہ خیر البریہ" ص:۶ م: حجۃ الاسلام ابوالقاسم الخوئی مجتہد اعظم نجف۔

(۵) "احکام نماز" ص:۲۲، م: حجۃ الاسلام علامہ حسنین نجفی دار المعارف الامامیہ۔

(۶) "شیعہ نماز" ص:۱، سندھ شیعہ آرگنائزیشن شکار پور سندھ۔

(۷) ''نمازِ اہلِ بیت'' ص:۳، مفتی سید عنایت اللہ شاہ نقوی، ناشر محلّہ شیعان لاہور۔

(۸) ''پیغامِ نجات'' ص:۱۳۳، تالیف: سید سعید اختر رضوی۔

(۹) ''امامیہ دینیات درجہ اطفال'' ص:۳، ادارہ تنظیم مکاتب کراچی۔

(۱۰) ''دینیات کی پہلی کتاب'' ص:۱۰، سید فرمان علی، ناشر امامیہ کتب خانہ۔

(۱۱) ''نماز امامیہ'' ص:۳، علامہ حسین بخش جاڑا، سرگودھا، دہلی۔

(۱۲) ''شیعت جو تعارف'' ص:۳۵۹، تالیف: محمد بخش مگسی خیر پور سندھ۔

(۱۳) ''رسالہ اثبات علی ولی اللہ فی کلمۃ طیبۃ'' ص:۲۳، عبدالوھاب حیدری لاڑکانہ۔

(۱۴) ''ولایت علی بنص جلی'' ص:۱۱۹، آغا عبدالحسین سرحدی، ناشر: مبلغ اعظم اکیڈمی فیصل آباد۔

(۱۵) ''دینیات کی دوسری کتاب'' ص:۳۴، مرزا شک ہمدانی، ناشر امامیہ لاہور۔

شیعوں کے کلمہ کے کل پانچ حصے بنے اور وہ اسلامی کلمہ کے دو حصوں کے بعد مزید تین حصوں کا اضافہ کر کے شیعوں کا کلمہ ہے اور اضافہ شدہ تین حصے درجِ ذیل ہیں۔

(۱) علی ولی اللہ (۲) وصی رسول اللہ (۳) خلیفتہ بلافصل.

برادرانِ اسلام!۔ کلمہ میں شیعوں کے اضافہ شدہ حصے قرآن کریم میں کہیں موجود نہیں ہیں اور نہ ہی سرورِ کائنات حضور اقدس ﷺ کی تمام حیاتِ مبارکہ میں شیعوں کا کلمہ پڑھا گیا اور نہ کبھی کسی کو مسلمان کرتے وقت شیعوں کا کلمہ پڑھایا گیا۔

خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ساری زندگی میں اس کلمہ کو تلاش کر لیں؟ مگر حدیث کی کسی معتبر کتاب میں کسی صحیح سند کے ساتھ کوئی شخص ثابت نہیں کر سکتا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ یا کسی بھی دوسرے امام نے یہ کلمہ کسی کو مسلمان کرتے وقت یا کسی اور وقت میں پڑھا یا پڑھایا ہو۔

معلوم ہوا کہ یہ سراسر اپنی طرف سے گھڑا ہوا کلمہ ہے اور شیعہ حضرات اس کلمہ کو پڑھنے کے بعد ساری دنیائے اسلام سے کٹ جاتے ہیں۔

اسلامی کلمہ کا ثبوت
(اہل سنت کی معتبر کتابوں سے)

دینِ اسلام میں قرآن مجید کے بعد سب سے بڑی حجت اور دلیل سرکارِ دو عالم ﷺ کی حدیثِ مبارکہ ہے۔

اللہ کی کتاب، قرآن کریم میں کلمہ کے دونوں حصے ثابت ہو چکے ہیں، اب حضور اکرم ﷺ کی احادیثِ مبارکہ میں سے ان دونوں حصوں کو دلائل کے ساتھ ثابت کیا جاتا ہے۔ جاننا چاہیئے کہ حضور اکرم ﷺ جب بھی کسی کو دائرہ اسلام میں داخل فرماتے سب سے پہلے اس سے صرف دو چیزوں کی گواہی لیتے (یعنی توحید اور رسالت) اور یہ چیزیں کلمہ میں آجاتی ہیں ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' اور ان کے علاوہ کلمہ میں کبھی بھی کسی سے کسی کی امامت یا خلافت یا ولایت کا اقرار نہ کرواتے، مثال کے طور پر چند احادیث پیش کی جاتی ہیں۔

احادیثِ مبارکہ برائے کلمہ اہل سنت

(۱) حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

جو شخص (زبان اور دل سے) لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دے، اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام فرما دیتے ہیں۔ (مسلم ومشکوۃ، کتاب الایمان)

امام مسلم بن الحجاجؒ (متوفی ۲۶۱ھ) نے مسلم شریف میں ایک باب اس عنوان سے قائم فرمایا ہے:

''باب الامر بقتال الناس حتی یقولوا لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' (مسلم کتاب الایمان)

یعنی کافر لوگوں سے جنگ جاری رکھنے کا حکم ...... جب تک کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہ کہہ لیں۔ اس باب کی مناسبت سے امام صاحب نے مذکورہ

حدیث بھی ذکر فرمائی ہے۔

(۲) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حتى يَشهَدُوا ان لَّا الٰهَ الَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحمداً رَّسولُ اللّٰهِ.

(بخاری، مسلم مشکوۃ کتاب الایمان)

مجھے اللہ کی طرف سے حکم ملا ہے کہ میں لوگوں سے قتال جاری رکھوں حتیٰ کہ وہ ''لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ'' کی گواہی دیدیں۔

(۳) قال رسولُ الله ﷺ لِمعاذِ بنِ جبلٍ حين بعثَ اِلى الْيمنِ، اِنَّک ستأْتِیْ قوماً من اهلِ الْكِتابِ فَإِذا جِئْتَهُم فَادْعُهم الى اَن يشهدوا اَن لَا اِلٰهَ اِلا اللّٰهُ واَن محمداً رَّسولُ اللّٰهِ. فَإِن هُم اَطاعُوا لَکَ بِذٰلِکَ فَأَخبِرْهُم اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيهِم خمسَ صَلَوٰاتٍ فِیْ كُلِّ يومٍ وليلةٍ.

(بخاری کتاب المغازی)

جب حضور اکرم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا (اے معاذؓ!) تو اہل کتاب میں سے ایک قوم کے پاس جارہا ہے۔ لہٰذا جب تو ان کے پاس پہنچے تو ان کو دعوت دے کہ وہ ''لا الہ اللہ محمد رسول اللہ'' کی گواہی دیں۔ اگر وہ اس بات کی گواہی دیکر تیری بات مان لیں تو ان کو بتا! کہ اللہ نے ان پر ہر دن ورات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔

(۴) حضرت جریرؓ فرماتے ہیں ''بَايَعتُ رسولَ اللّٰهِ ﷺ شهادةَ اَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ واَنَّ محمداً رسولُ اللّٰهِ'' کہ میں نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی بیعت کی۔ (بخاری کتاب البیوع)

(۵) جب حضرت عبداللہؓ بن سلام نے حضور اکرم ﷺ کے سامنے توحید ورسالت کا اقرار کر کے اسلام قبول کرلیا تو عرض کیا: یارسول اللہ! یہودی ایک شرارتی قوم ہے۔ میرے اسلام کے ان پر ظاہر ہونے سے پہلے آپ ان سے میرے متعلق کچھ بات چیت کریں۔ لہذا جب یہودی آپ ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ نے دریافت فرمایا: کہ اے اہل یہود! عبداللہ بن سلام تم میں کیسے شخص ہیں؟ یہود کہنے لگے:

وہ ہم میں سب سے بہترین انسان ہیں۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: اور اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو پھر؟ یہودی کہنے لگے اللہ تعالیٰ ان کو اپنی پناہ میں رکھے۔ حضور اکرم ﷺ نے پھر دریافت فرمایا: کہ اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو پھر؟ انہوں نے پھر کہا کہ اللہ ان کو اپنی پناہ میں رکھے۔ فَخَرَجَ اِلَیهم عبدُ اللهِ فَقَالَ اَشهدُ اَن لا اله الَّا اللهُ واَنَّ محمداً رَّسولُ اللهِ۔ اتنے میں حضرت عبداللہ ان کی طرف آ نکلے اور فرمایا: میں ''لا اله الا الله محمد رسول الله'' کی گواہی دیتا ہوں۔

یہ سن کر یہودی کہنے لگے! یہ ہم میں سب سے بدکار آدمی ہے اور پھر طرح طرح کے عیب بیان کرنے لگے۔

عبداللہ بن سلامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ دیکھا؟ مجھے اسی بات کا خدشہ لاحق تھا۔

(بخاری کتاب المناقب)

(۶) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے کئی صحابہ کرام نے بنی حنیفہ کے ایک شخص ثمامہ بن اثال کو گرفتار کر کے مسجدِ نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور دریافت فرمایا: اے ثمامہ! تیرا کیا ارادہ ہے؟ جواب میں عرض کیا یارسول اللہ! میرا نیک ارادہ ہے۔ آپ مجھے قتل فرمانا چاہیں تو قتل فرما دیں اور اگر جان بخشی کا احسان فرمائیں تو یہ آپ کا ایک احسان تسلیم کرنے والے پر احسان ہوگا۔ دوسرے دن حضور اکرم ﷺ نے حکم فرمایا کہ ثمامہ کو رہا کر دو۔ رہائی کے بعد ثمامہ مسجدِ نبوی کے قریب واقع ایک باغ میں تشریف لے گئے وہاں غسل کیا پھر مسجد میں داخل ہوئے اور شہادت دی:

اَشهدُ اَن لَّا اله الا اللهُ واَشهدُ اَنَّ محمداً رَّسولُ اللهِ.

میں لا اله الا الله محمد رسول الله ﷺ کی گواہی دیتا ہوں۔ (بخاری)

(۷) بنو سلیم قبیلے کے ایک ہزار افراد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کلمہ ''لا اله الا الله محمد رسول الله'' پڑھ کر دامنِ اسلام میں داخل ہو گئے۔

یہ درج بالا حصہ ایک طویل روایت کا حصہ ہے جس کا دلچسپ خلاصہ درج ذیل ہے۔

ایک گوہ کا شہادت دینا

حضرت عمر بن خطابؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ اچانک بنی سلیم قبیلے کا ایک اعرابی ایک گوہ اٹھائے ہوئے آیا اور حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا؛ کہ اگر یہ گوہ آپ کی نبوت کی گواہی دیدے تو میں آپ پر ایمان لے آؤں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے گوہ سے مخاطب ہو کر دریافت فرمایا: اے گوہ میں کون ہوں؟ گوہ فصیح و شیریں عربی زبان میں گویا ہوئی؛

اَنتَ رسولُ ربِّ العٰلمینَ و خَاتمُ النَّبیّٖنَ.

قَدْ اَفلَحَ مَن صدَقکَ وقَد خَابَ مَن کَذَبکَ.

فقَالَ أعرَابیٌّ اَشهدُ اَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وانَّکَ رسولُ اللّٰهِ.

آپ رب العٰلمین کے رسول ہیں اور خاتم النبین ہیں۔ جس نے آپ کی تصدیق کی، وہ کامیاب ہوا اور جس نے جھٹلایا وہ نامراد ہوا۔

(یہ سنتے ہی) اعرابی برجستہ بول اٹھا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔

بنی سلیم کے ہزار افراد کا بیک وقت دائرۂ اسلام میں داخل ہونا

جب اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت سے نکلا تو راستے میں ایک ہزار مسلح افراد سے ملاقات ہوئی جو سب تیر و تلوار اور نیزوں کے ساتھ لیس تھے۔ اعرابی نے ان سے پوچھا: کس ارادے سے نکلے ہو؟ وہ بولے؛ ہم اس شخص کے قتل کے ارادے سے نکلے ہیں، جو اپنے آپ کو نبی کہلواتا ہے۔ اعرابی نے کہا میں تو "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کی گواہی دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا: اچھا! تو تو اتنے میں بددین ہو گیا؟ لیکن پھر اعرابی نے مذکورہ گوہ والا قصہ بیان کیا تو "فقالوا باَجمعِهم. لا اله الا الله محمد رسول الله" سب بیک زبان بول اٹھے:" لا اله الا الله محمد رسول الله.

فَبلغَ ذٰلکَ النَّبِیَّ ﷺ فَتلَقَّاهُم فی رِداءٍ. فنَزلُوا عَن رُکُبِهم یَقبلُونَ مَاوَلُوا مِنهُ وَهم یقُولونَ؛ لَا اله الاالله محمدٌ رَّسولُ اللهِ، مُرنَا بِاَمرِکَ یَا

رسولَ اللہِ ! فقَال تدخلوا تحتَ رَأیَۃِ خالدِ بنِ ولیدٍ. قالَ فلَیسَ احدٌ من العَرَبِ آمنَ مِنھُم اَلفٌ جَمِیعاً الا بنُو سُلَیمٍ.

پھر یہ ماجرا حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو آپ چادر زیب تن فرما کر ان سے ملاقات کے ارادے سے نکلے وہ (آپ کو دیکھ کر) سواریوں سے نیچے اتر گئے اور جو حضور کے قریب پہنچتا وہ آپ کو چومتا اور ساتھ ساتھ کہتا ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ''. پھر انہوں نے پوچھا کہ ہمیں کوئی حکم دیجئے! حضور ﷺ نے فرمایا کہ خالد بن ولید کے جھنڈے تلے داخل ہو جاؤ۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں بنی سلیم کے علاوہ کوئی قبیلہ ایسا نہیں ہے جس کے بیک وقت ایک ہزار افراد مسلمان ہوئے ہوں۔

(المعجم الصغیر للطبرانی ج: ۲، ص: ۶۲، طبع بیروت)

مذکورہ تمام احادیث سے معلوم ہوا کہ کلمہ صرف دو اجزاء پر مشتمل ہے اور اہل تشیع کے اضافہ کردہ تین حصے ان کے من گھڑت ہیں اور جو مذکورہ حدیثیں پیش کی گئیں صرف نمونہ کے طور پر ہیں، ورنہ احادیث اور آثار کا بے انتہا ذخیرہ اس سے متعلق موجود ہے، جس سے بخوبی معلوم ہو جاتا ہے کہ اصل کلمہ صرف دو اجزاء پر مشتمل ہے۔

ایک جاہلانہ اعتراض اور اس کا دفعیہ

ذہن نشیں رکھنا چاہئے کہ کلمہ توحید و رسالت میں عربی عبارت کبھی کبھی اَن یا اَنّ کے ساتھ بھی آتی ہے اور کبھی شھادۃ کا لفظ بھی آتا ہے، اور یہ صرف عربی گرامر کی وجہ سے آتا ہے ورنہ کلمہ کے حصص صرف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہیں۔

شیعہ اکثر اَن پڑھ اور جاہل لوگوں کے سامنے یہ اعتراض اور شبہ کرتے ہیں کہ اگر کلمہ صرف ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' ہے تو یہ دوسرے الفاظ اَنْ اور اَنّ وغیرہ کہاں سے آئے؟

تو یاد رکھیں یہ جاہلانہ اور بالکل لغو اعتراض ہے۔ عربی سے معمولی واقفیت رکھنے والا شخص بھی اس کے کھوکھلے پن کو خوب سمجھ سکتا ہے اور ہر شیعہ سنی عالم اس اعتراض کو

بے جا اور غلط قرار دیتا ہے۔ لہٰذا ہم اس بات کے پیش نظر خود شیعہ علماء کی کچھ عبارتیں پیش کرتے ہیں، جن میں لفظِ ''اَنْ یا اَنَّ'' استعمال ہوا ہے، مگر انہوں نے بھی اس کا ترجمہ صرف ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کیا ہے۔

عربی عبارات

(۱) الخصال کی عبارت

قال رسول اللہ ﷺ اربع من کن فیہ فی نور اللہ الاعظم من کانت عصمۃ امرہ شھادۃ اَنْ لا الہ الا اللہ و انی رسول اللہ.

(خصال شیخ صدوق قمی ص ۲۱۰، ایران)

حاشیہ ترجمہ مقبول شیعہ، ص: ۴۵

ترجمہ:۔ تفسیر عیاشی اور الخصال میں اس کا ترجمہ یوں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث مروی ہے کہ جس شخص میں یہ چار خصلتیں ہوں گی اس کو خدا تعالیٰ کے سب سے بڑے نور میں جگہ ملے گی ایک تو وہ جس کے ایمان کی حفاظت یہ کلمہ ہو لا الہ اللہ محمد رسول اللہ.

(۲) تفسیر قمی کی عبارت

آیت: ''اِنَّ اللہَ یَأمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ ''الخ قال: العدل شھادۃ انّ لا الہ الا اللہ و ان محمداً رسول اللہ (تفسیر قمی سورہ نحل آیت ۹۰)

حاشیہ ترجمہ مقبول شیعہ، ص: ۵۵۱

ترجمہ:۔ تفسیر قمی اور عیاشی میں جو حدیثیں اس آیت کی تفسیر میں منقول ہیں، ان سب کا خلاصہ یہ ہے کہ العدل سے مراد کلمۂ شہادت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔

(۳) تفسیر قمی کی عبارت

فقال لھم رسولُ اللہِ ﷺ تشھدون اَنْ لَّآ اِلٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ. (تفسیر قمی ج ۲ ص ۲۲۸ نجف)

حاشیہ ترجمہ مقبول شیعہ، ص: ۹۰۴

جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے بس اتنا کہہ دو" لا الہ اللہ محمد رسول اللہ". (حاشیہ مقبول ۹۰۴ عکس ص: ۸۰)

(۴) حیات القلوب کی عبارت: تالیف محمد باقر مجلسی

علی بن ابراہیم گفتہ کہ عدل گواہی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ است۔

(حیات القلوب ج ۳ ص ۱۸۴ ایران)

حیات القلوب اردو ج: ۳، ص: ۳۶۱، مترجم سید بشارت حسین شیعہ

علی بن ابراہیم (مصنف تفسیر قمی) نے کہا ہے کہ عدل سے مراد "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کی گواہی دینا ہے۔ (ناشر امامیہ کتب خانہ لاہور)

(۵) من لا یحضرہ الفقیہ کی عبارت

عن عبداللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل (فَكَاتِبُوهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْراً) قال الخير ان يشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله. (من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳ ص ۷۸ ایران).

تفسیر المتقین اردو ص: ۴۵۹، تالیف سید امداد حسین کاظمی شہیدی

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خیر سے مراد ہے کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دے۔ (تفسیر المتقین ص ۴۵۹ سورۂ نور)۔

(۶) من لا یحضرہ الفقیہ کی اسی عربی عبارت کا ترجمہ حاشیہ ترجمہ مقبول ص ۷۰۴ میں یوں کیا گیا ہے۔

الفقیہ میں امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ خیر سے مراد ہے کہ پہلے تو کلمۂ شہادت "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کا قائل ہو۔

(۷) اصول کافی کی عبارت

فتكلموا بالاسلام وشهدوا ان لا اله الله وان محمدا رسول الله.

(اصول کافی ج: ۲، ص: ۴۳ کتاب الایمان والکفر، ایران)

(کتاب الشافی ترجمہ اصول کافی ج: ۲، ص: ۴۲۳ کتاب الایمان والکفر)

انہوں نے اسلام کے بارے میں کلام کیا اور ”لا الٰہ لا اللہ محمد رسول اللہ“ کی گواہی دی۔ (مترجم: شیعوں کا ادیبِ اعظم سید ظفر حسن نقوی قبلہ)

(۸) اصول کافی کی عبارت

ثم بعث الله محمداً ﷺ وهو بمكة عشر سنين فلم يَمُتْ بمكة في تلكَ العشرِ سنينَ احدٌ يشهدُ اَنْ لا اله الا الله واَنَّ محمداً رسولِ الله الا اَدْخلَهُ اللهُ الْجنَّةَ بِاِقرارِهٖ.

(اصول کافی ج:۲،ص:۲۹ کتاب الایمان والکفر مطبوعہ ایران)

کتاب الشافی ترجمہ اصول کافی

اس کے بعد اللہ نے حضرت محمد ﷺ کو بھیجا وہ مکہ میں دس سال اس طرح رہے کہ لا اله الا الله محمد رسول کی گواہی دے کر مرنے والا کوئی نہ تھا، (مگر) خدا نے جنت لازم کی اقرار شہادتین پر۔

(الشافی ترجمہ اصول کافی ج ۲ ص ۴۳ حیات القلوب)

(۹) اصول کافی کی عبارت

وشَهِدُوا ان لا اله الا الله واَنَّ محمداً رسول الله .

(اصول کافی ج:۲ص:۳۱۱ کتاب الایمان والکفر ایران)

حیات القلوب ج:۲،ص:۲۷۴، طبع ایران، تالیف باقر مجلسی (المتوفی سنہ ۱۱۱۱ھ)

لا اله الا الله ومحمد رسول الله گفتند۔

سید بشارت حسین شیعہ نے حیات القلوب کی عبارت کا یہ ترجمہ کیا ہے اور لا اله الا الله محمد رسول الله کے قائل ہوئے (حیات القلوب ج ۲ ص ۱۷)۔

(۱۰) من لا یحضرہ الفقیہ کی عبارت

قال شهادة ان لا اله الا الله ومحمدا رسول الله

(من يحضره الفقيه ج ص ۱۳۱)

رسالہ اثبات علی ولی اللہ ص ۴۵ تالیف عبدالوہاب حیدری لاڑکانہ۔

آپ نے فرمایا لا اله الا الله محمد رسول الله کی گواہی ہے۔

(۱۱) تفسیر صافی کی عبارت

"قَالَتِ الْاَعْرَابُ آمَنَّا" قِيلَ نَزَلَتْ فی نفرٍ مِن بنی اسدٍ قَدِمُوا الْمدينةَ فی سَنَةِ جَدْبَةٍ)واَظْهَرُوا الشَّهادَتَيْنِ.

(تفسیر صافی ج:۲، ص:۵۹۵ سورۃ حجرات)۔

حاشیہ ترجمہ مقبول ص:۱۰۳۰

﴿قَالَتِ الْاَعْرَابُ آمَنَّا﴾ تفسیر صافی میں ہے کہ یہ آیت بنی اسد کے ایک گروہ کے بارے میں نازل ہوئی جو قحط سالی کے زمانے میں مدینہ منورہ آ گئے تھے، اور اظہار کلمہ " لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ " کرتے تھے۔

تنبیہ!

قارئین کرام! آپ کو معلوم ہوا کہ شیعہ مجتہد علماء کے ہاں بھی ان عربی عبارتوں میں سے صرف کلمہ کے دو حصے "لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ" مراد ہیں۔ اہلسنت مناظر حضرات کو مندرجہ بالا عبارات ذہن نشیں رکھنا ضروری ہیں۔

☆☆☆

Www.Ahlehaq.Com

Www.Ahlehaq.Com/forum

دوسرا باب
اہل تشیع کی کتابوں
سے اہل سنت کے کلمہ کا ثبوت

اسلام اور ایمان کی بنیاد کلمہ کی دو شہادتیں ہیں

(۱) شیعوں کا رئیس المحدثین شیخ صدوق قمی (متوفی سنہ ۳۸۱ھ) لکھتا ہے:

اصل الایمان انّما ھو الشھادتانِ فجعل شھادتین شھادتین کما جعله فی سائر الحقوق شاهدین فاذا اقر العبد لله عزوجل بالوحدانية واقر للرسول ﷺ بالرسالة فقد اقر بجملة الایمان، لان اصل الایمان انما ھو بالله و برسوله. (من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱ ص ۱۹۶ باب الاذان والاقامۃ طبع ایران)

ایمان کی اصل صرف دو شہادتیں (دو گواہی) ہیں اسی وجہ سے اذان میں بھی دو شہادتیں رکھی گئیں ہیں، جس طرح کہ تمام حقوق میں بھی دو دو گواہ ضروری ہیں، پس جب بندہ اللہ عزوجل کی واحدنیت اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اقرار کر لیتا ہے تو گویا وہ ایمان کی تمام باتوں کو مان لیتا ہے۔ کیونکہ ایمان کی بنیاد اللہ اور اس کے رسول کے اقرار پر ہے۔

(۲) شیعوں کا شہید ثالث، قاضی نور اللہ شوستری (م: ۱۰۱۹ھ) لکھتا ہے:

اول آنکہ اسلام مبنی است بر اصل شہادتین، شہادت وحدانیۃ وشہادت رسالت...... ہر یک از بکلمات لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ دوازدہ حرف است۔

(مجالس المؤمنین ج ۱ ص ۱۲۰ ایران)

سب سے پہلے اسلام کا دارومدار دو شہادتوں پر ہے، (۱) توحید کی شہادت (۲)

رسالت کی شہادت۔ دونوں میں سے ہر ایک شہادت میں بارہ بارہ کلمات ہیں۔

(۳) شیعوں کا علامہ شیخ علی بن عیسی اربیلی (م ۶۹۳ھ) لکھتا ہے:

ان الایمان والاسلام مبنی علی کلمتیٰ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ.

ایمان اور اسلام کا دار و مدار دو باتوں یعنی لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ پر ہے۔ (کشف الغمہ ج ا ص ۵۴ فی ذکر الامامۃ، مطبوعہ ایران)

برادرانِ اسلام:- گذشتہ سطروں سے آپ کو معلوم ہوا کہ شیعوں کے بڑے بزرگ شیخ صدوق قمی نے بھی ایمان کی بنیاد صرف دو شہادتوں پر رکھی ہے، ایک "لا الہ الا اللہ" اور دوسری "محمد رسول اللہ" یعنی توحید اور رسالت کا اقرار۔ قاضی نور اللہ شوستری اور علی بن عیسی اربیلی نے بھی انہی دو شہادتوں کو ایمان اور اسلام کی بنیاد اور اصل مدار قرار دیا ہے اور مسلمان مؤمنوں کا کلمہ یہی ہے۔

☆☆☆

اسلام کے ارکان میں سب سے پہلا رکن توحید اور رسالت کی شہادت دینا ہے

حضرت امام محمد باقرؒ (م: ۱۱۴ھ) کا فتوی

(۱) شیعوں کے بزرگ شیخ صدوق قمی روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقرؒ فرماتے ہیں: من شھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقربما جاء من عنداللہ واقام الصلوۃ واتی الزکوۃ وصام شھر رمضان وحج البیت فھو مسلم۔ (خصال شیخ صدوق ج ۲ ص ۷۶ مطبوعہ ایران)

جس نے لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دی اور جو کچھ اللہ کی طرف سے آیا سب کا اقرار کیا اور نماز قائم کی اور زکوۃ ادا کی اور رمضان کے مہینے کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کیا تو وہ مسلمان ہے۔

دو شہادتوں کے اقرار سے کافر مسلمان ہو جاتا ہے

شیعوں کے امام خمینی کا فتویٰ

اگر کافر شہادتین بگوید" اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله"، مسلمان می شود۔ (توضیح المسائل ص ۲۲)

اگر کافر شہادتین کہہ دے یعنی میں لا اله الا الله اور محمد رسول الله کی شہادت دیتا ہوں تو وہ مسلمان ہو جاتا ہے۔

برادران اسلام:- ملاحظہ فرمائیں کہ شیعوں کے مسلّمہ امام خمینی نے بھی مسلمان ہونے کے لئے صرف دو شہادتوں کی ضرورت قرار دی ہے اور یہ دونوں شہادتیں مسلمانوں کے کلمہ میں موجود ہیں اور آگے کا اضافہ شدہ حصہ یعنی علی ولی الله سے بلا فصل تک امام خمینی نے بھی ذکر نہیں کیا۔ معلوم ہوا کہ شیعوں کے امام خمینی کے نزدیک بھی کلمہ کے اضافہ شدہ حصے نہ کلمہ کا حصہ ہیں اور نہ مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہیں، بلکہ ان کے نزدیک بھی کلمہ صرف دو شہادتوں یعنی لا اله الا الله اور محمد رسول الله پر مشتمل ہے۔

حضور ﷺ نے

لا اله الا الله محمد رسول الله کی تبلیغ فرمائی

رحمۃ للعالمین، سید المرسلین، حضرت محمد ﷺ نے بھی صرف کلمہ ' لا اله الا الله محمد رسول الله کی تبلیغ فرمائی۔ شیعوں کے مجتہد، مولوی مقبول احمد دہلوی، قرآن مجید کے ترجمہ مقبول کے حاشیہ پر تفسیر قمی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ. تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت مکے میں اس وقت نازل ہوئی جب حضور اکرم ﷺ دین کی دعوت علی الاعلان فرمانا شروع ہوئے تو تمام قریش مکہ ابوطالب کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے اے ابوطالب: تیرے بھتیجے نے ہمارے

بزرگوں کو بیوقوف بنا دیا ہے اور وہ ہمارے معبودوں کو برا بھلا کہتا ہے اور اس نے ہمارے جوانوں کو بگاڑ دیا ہے، یعنی اپنے مذہب میں داخل کر لیا ہے اور اس نے ہماری جمعیت واتحاد کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔ سن لو! اگر اس کو غربت وافلاس نے اس کام پر مجبور کیا ہے تو ہم اس کو اس قدر مال جمع کر کے دے دیتے ہیں، جس سے وہ ہمارے درمیان سب سے بڑا مالدار بن جائے گا اور مزید یہ کہ ہم اس کو اپنا بادشاہ بنانے پر بھی سرِ تسلیم خم کرتے ہیں۔

جناب ابوطالب نے یہ بات سن کر اپنے بھتیجے کو پہنچائی تو حضور اکرم ﷺ نے یہ جواب مرحمت فرمایا: اگر وہ میرے دائیں ہاتھ پر آفتاب اور بائیں ہاتھ پر ماہتاب لا کر رکھ دیں تو یہ بھی مجھے منظور نہیں ہے۔ میں تو صرف اس کلمہ کو چاہتا ہوں، جس کلمہ کی بدولت یہ عرب کے بادشاہ بن جائیں گے اور عجم بھی ان کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیں گے اور آخرت میں بھی جنت کی باشاہی حاصل کریں گے۔

ابوطالب نے یہ جواب قریش تک پہنچا دیا۔ انہوں نے پوچھا کہ اچھا وہ ایسا کلمہ کون سا ہے؟ ہم تو دس کلمے بھی ماننے کو تیار ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بس اتنا کہہ دو "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"..

اس قصے کے حوالے مندرجہ ذیل شیعہ کی معتبر کتب میں دیکھیں:

(۱) حاشیہ ترجمہ مقبول ص: ۹۰۴ سورۃ ص

(۲) تفسیر قمی ج ۲ ص ۲۲۸ سورۃ ص طبع نجف، عراق

(۳) تفسیر صافی ج ۲، ص ۴۳۹، سورۃ ص سہ مطبوعہ ایران

(۴) تفسیر نمونہ ج ۱۹ ص ۲۱۴ سورۃ ص سہ مطبوعہ ایران

(۵) المیزان فی تفسیر القرآن ج ۱۷ ص ۱۸۶ سورۃ ص۔ قم ایران

(۶) البرہان فی تفسیر القرآن ج ۴ ص ۴۲ سورۃ ص۔ قم ایران

(۷) تفسیر نور الثقلین ج ۴ ص ۴۴۲ حدیث نمبر ۷

(۸) بحار الانوار ج ۱۸ ص ۱۸۲ تاریخ نبینا، طبع ایران۔

(۹) الارشاد شیخ مفید ج ۱ ص ۴۲۔ مطبوعہ ایران

اس روایت میں لفظ کلمہ اور اس کے الفاظ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ حضور اکرم ﷺ کی زبان اقدس سے ثابت ہوئے۔

شیعہ کی مذکورہ تمام کتب سے ثابت ہوا کہ کلمہ صرف دو اجزاء پر مشتمل ہے اور ان کتب کے علاوہ چونکہ ترجمہ مقبول پر گیارہ بڑے شیعہ حضرات کی تقاریظ ثبت ہیں لہٰذا اس کے ضمن میں ان کی تائید وحمایت بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ان گیارہ حضرات کے اسماء بھی ذیل میں درج کیے جائے ہیں۔

(۱) آیۃ اللہ مفتی سید احمد علی صاحب قبلہ، مجتہد اعظم ہندو پاک۔
(۲) سید کلب حسین نقوی صاحب قبلہ مجتہد العصر۔
(۳) خطیب اعظم سید محمد صاحب دہلوی۔
(۴) سرکار سید نجم الحسن صاحب مجتہد العصر۔
(۵) سرکار بحر العلوم سید یوسف حسین نجفی، قبلہ مجتہد العصر۔
(۶) سرکار حضرت سید ظہور حسین صاحب مجتہد العصر۔
(۷) سرکار سید سبط نبی نجفی صاحب قبلہ، مجتہد العصر۔
(۸) سرکار سید محمد ہادی رضوی صاحب قبلہ، مجتہد العصر۔
(۱۰) سرکار سید آقا حسن صاحب قبلہ۔
(۱۱) سرکار شمس العلماء سید ناصر حسین صاحب قبلہ۔

☆ شیعوں کے رئیس المحدثین شیخ صدوق قمی (م: ۳۸۱ھ) لکھتے ہیں کہ حضرت علیؓ سے روایت ہے۔

قال اللہ عزوجل یا محمد اذھب الی الناس فقل لھم قولوا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ.

کہ اللہ عزوجل نے فرمایا اے محمد آپ لوگوں کے پاس جائیں اور ان کو کہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ لو۔

(خصال شیخ صدوق ج:۲، ص:۲۵۲ طبع ایران)

☆ شیعوں کا بزرگ ملا باقر مجلسی (م: ۱۱۱۱ھ) لکھتا ہے:

حضرت امام جعفر صادقؒ روایت کرتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنینؓ نے فرمایا

:پس وحی نمود که ای محمد بروبسوی مردم وامر کن ایشان راکه بگویند لا اله الا الله محمد رسول الله.

(حیات القلوب ج:۲ فصل اول طبع ایران)

اللہ تعالی نے وحی فرمائی کہ اے محمد: آپ لوگوں کی طرف جائیں اور ان کو حکم کریں کہ لا اله الا الله محمد رسول الله کا اقرار کریں۔

مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ اہل سنت کا کلمہ اہل تشیع کی کتب سے ''وحی'' کے ساتھ ثابت ہوا اور اس میں حضور اکرم ﷺ کو اسی کلمہ کی تبلیغ کا حکم ہے اور آپ نے ہمیشہ اس کلمہ کی تبلیغ فرمائی۔

☆ شیعوں کے بڑے مفسر علی بن ابراہیم قمی (م: ۳۰۷ھ) روایت کرتے ہیں

فخرج رسول الله ﷺ فقام على الحجر فقال: يا معشر قريش يامعشر العرب ادعُوكم الى شهادة ان لا اله الا الله وانى رسول الله.

پھر حضور اکرم ﷺ باہر تشریف لے گئے اور پتھر پر کھڑے ہو کر فرمایا: اے قریش کی جماعت! اے عرب کی جماعت! میں تم کو لا اله الا الله محمد رسول الله کی دعوت دیتا ہوں۔

حوالہ جات

(۱) شیعوں کی معتبر کتاب تفسیر قمی ج اص ۳۷۹ سورۂ حجر

(۲) شیعوں کی معتبر کتاب تفسیر صافی ج اص ۹۱۵ مطبوعہ ایران

(۳) شیعوں کی معتبر کتاب بحار الانوار ج ۱۸ ص ۱۸۰ طبع ایران

(نوٹ) مذکورہ روایت میں انی رسول الله ہے اور انی سے مراد ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں، اس میں اور محمد رسول اللہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ لہذا اگر کوئی شیعہ اعتراض کرے کہ یہاں محمد رسول اللہ نہیں ہے تو یہ اس کا جاہل پن اور انتہائی بیوقوفی ہوگی اور اس اعتراض کا جواب پہلے گذر چکا ہے۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کے اقرار سے جنت لازم ہو جاتی ہے

حضرت حسینؓ کے پوتے حضرت محمد باقرؒ کا فتوی ذیل میں ملاخطہ فرمائیں۔

☆ شیعوں کا محدث محمد بن یعقوب کلینی (سنہ ۳۲۹ھ) حضرت امام محمد باقرؒ سے روایت کرتا ہے۔

ثم بعث اللہ محمدا ﷺ وھو بمکۃ عشر سنین فلم یمت بمکۃ فی تلک العشر سنین احد یشھد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ الا ادخلہ اللہ الجنۃ باقرارہ۔ (اصول کافی ج ۲ ص ۲۹)

پھر اللہ عز وجل نے محمد ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا اور آپ مکہ میں دس سال رہے اور مکہ میں ان دس سال کے اندر جو بھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینے والا وفات ہوا اللہ اس کو اقرار کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائیں گے۔

برادرانِ اسلام:- مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ خود شیعہ کی اہم اہم کتابوں میں توحید اور رسالت کے اقرار کے علاوہ کسی اور جزء کا اقرار موجود نہیں ہے۔ نہ کہیں علی ولی اللہ ہے نہ وصی رسول اللہ ہے اور نہ ہی خلیفتہ بلا فصل ہے۔

حضرت ابوذر غفاریؓ کو دائرہ اسلام میں داخل کرتے وقت حضور اکرم ﷺ نے صرف اہل سنت کا کلمہ پڑھوایا

☆ یہ ایک طویل روایت کا حصہ ہے جس میں مذکور ہے کہ حضرت ابوذر غفاریؓ نے فرمایا کہ میں ایمان لانے کے لئے حضرت علیؓ کی خدمت میں آیا حضرت علیؓ نے مجھے ارشاد فرمایا: تشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ قال فشھدت. یعنی آپ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیں (حضرت ابوذر فرماتے ہیں) میں نے شہادت دیدی۔

پھر حضرت علیؓ نے مجھے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ میں نے وہاں پہنچ کر سلام عرض کیا اور آپ کی خدمت میں بیٹھ گیا۔ حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا کس کام کی غرض سے تشریف لانا ہوا؟ میں نے عرض کیا: میں آپ پر ایمان لانا چاہتا ہوں اور جو حکم آپ فرمائیں گے اس کی بھی میں اطاعت کروں گا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

تشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فقلت: اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ. کیا تم لا الہ الا اللہ محمد رسول کی گواہی دیتے ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں! میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہوں۔

(۱) روضہ کافی ج:۲،ص:۳۹۸ حدیث اسلام ابوذر، ایران

(۲) بحار الانوار ج:۲۲،ص:۴۲۳ مطبوعہ ایران

(۳) حیات القلوب ج:۲،ص:۶۵۷ در بیان احوالات ابوذرؓ، ایران۔

برادران اسلام:- انصاف اور عقل کی نظر سے دیکھیں کہ حضرت ابوذر غفاریؓ ایمان قبول کرنے کے لئے حاضر ہوئے تو حضرت محمد ﷺ اور حضرت علیؓ دونوں حضرات نے اسلام میں داخل کرنے کے لئے اہل سنت کا دو حصوں والا کلمہ ہی پڑھوایا اور آگے کسی کی خلافت یا امامت یا ولایت کا اقرار نہ لیا۔

شیعہ علماء کبھی بھی قیامت تک زائد حصص یعنی علی ولی اللہ سے بلا فصل تک کسی بھی حدیث کی معتبر کتاب سے ثابت نہیں کر سکتے کہ حضور ﷺ یا حضرت علیؓ نے پوری زندگی میں کبھی کسی کو یہ پانچ حصوں والا کلمہ پڑھوایا ہو۔

مسلمان یا کافر؟

اس کے باوجود کلمہ کے متعلق شیعہ حضرات کے حیران کن اور جھوٹے عقائد سے متعلق چند اقوال ملاحظہ ہوں:

(۱) سنیوں کا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنا ایمان کی دلیل نہیں ہے۔ حوالہ (شیعہ مذہب حق ہے ص ۳۳۴)

(۲) مؤمن اور منافق میں تمیز "علی ولی اللہ" سے ہوتی ہے۔

(شیعہ مذہب حق ہے ص ۳۱۱)

(۳) اقرار ولایت کے بغیر (یعنی علی ولی اللہ کہے بغیر) نبوت کا اقرار (بھی) بے فائدہ ہے۔ (رسالہ اثبات علی ولی اللہ ص ۴۳)

(۴) کلمہ بھی علی ولی اللہ پڑھنے کے بعد ہی مکمل ہوگا (ص ۲۲)

(۴) لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے بعد علی ولی اللہ پڑھنا عین ایمان ہے اور یہ (آخری کلمہ) جزء ایمان ہے۔ (رسالہ اثبات علی ولی اللہ ص ۴۲)

نمبر ۳ کو ایک نظر دیکھیں (اور جرات و جسارت کا اندازہ لگائیں) کہ اس کے اقرار کے بغیر انبیاء کی نبوت بھی نہیں رہتی تو پھر ہمارا تمہارا ایمان کیسے رہے گا! لہٰذا شیعہ حضرات کے مطابق جو شخص تینوں اجزاء کا کلمہ میں اقرار کرے گا اسی کا ایمان قابل قبول ہوگا۔ (وسیلہ انبیاء ج: ۲ ص: ۱۷۹ تالیف: طالب حسین کرپالوی ناشر جعفریہ دار التبلیغ لاہور)

برادرانِ اسلام:- اندازہ لگائیں کہ اس وقت شیعہ لکھتے ہیں کہ جو شخص کلمہ میں علی ولی اللہ نہ پڑھے گا وہ بے ایمان اور منافق ہے۔ اس طرح انہوں نے تمام دنیائے اسلام کو کافر، منافق اور بے ایمان قرار دیا ہے، کیونکہ یہ کلمہ میں اس تیسری جزء کو نہیں پڑھتے۔ ماوشما کا تو کیا کہنا! حضور ﷺ سمیت تمام انبیاء اور صحابہ کرامؓ کی گستاخی بھی صاف ظاہر ہے (معاذ اللہ)۔ ہم شیعہ حضرات سے پوچھتے ہیں کہ اگر صرف کلمۂ توحید و رسالت، ایمان کی دلیل اور اسکے لئے کافی نہیں ہے تو پھر حضور علیہ السلام اور حضرت علیؓ نے حضرت ابوذرؓ کو فقط اتنا کلمہ کیوں پڑھوایا؟ جس میں تمہارے کلمہ کے تیسرے، چوتھے اور پانچویں حصے کا کوئی ذکر ہی نہیں ہے!۔ اے اہل تشیع تم ہی انصاف کی نظر سے بتاؤ کہ کیا ابوذر غفاری جن کو حضرت علیؓ اور حضور ﷺ نے مسلمان کیا وہ مسلمان ہوئے یا نہیں؟

توجہ:- اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ صرف کلمہ نہیں بڑھاتے، بلکہ در پردہ اس کلمہ پر اعتراض کرتے ہیں، جو حضور ﷺ اور حضرت علیؓ نے ساری زندگی پڑھا اور پڑھایا۔ شیعہ اس کلمہ کو نامکمل اور بے فائدہ سمجھتے ہیں۔

محترم قارئین کرام! اللہ عزوجل کو حاضر ناظر سمجھتے ہوئے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہوئے خود فیصلہ فرمائیں، کہ کیا اسلام کی بنیاد ''کلمہ'' کو غلط سمجھنے والے شیعہ اب بھی مسلمان ہیں یا کافر؟۔

حضرت سیدہ فاطمہ کی والدہ ماجدہ ام المؤمنین حضرت خدیجہ کو حضور ﷺ نے اہل سنت کا کلمہ پڑھوایا

☆ جب حضور اکرم ﷺ حضرت خدیجہ کے گھر تشریف لے گئے تو آپ کے حسن و جمال کی وجہ سے حضرت خدیجہؓ کا گھر روشن ہو گیا حضرت خدیجہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کس چیز کا نور ہے؟ فرمایا: یہ نورِ پیغمبری ہے۔ کہو: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ.

فرمود کہ ایں نورِ پیغمبری است، بگو! لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

(حوالہ جات شیعہ کی معتبر کتب)

(۱) حیات القلوب ج:۲، ص: ۲۶۰ مطبوعہ ایران
(۲) منتہی الامالی ج:۱، ص: ۴۷ تالیف شیخ عباس قمی ایران
(۳) مناقب آل ابی طالب ج:۱، ص: ۴۶ فی مبعث النبی، ایران
(۴) بحار الانوار ج: ۱۸، ص ۱۹۷ مطبوعہ قم ایران

اے اہل تشیع:

آپ بتائیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ام المؤمنین کو جو کلمہ پڑھوا کر مسلمان کیا وہ مکمل ہے یا ادھورا؟

وہ کلمہ ایمان کی دلیل ہے یا نہیں؟

ام المؤمنین اس کلمہ سے مؤمنہ ہوئیں یا نہیں؟

جبکہ اس کلمہ میں حضور ﷺ نے علی ولی اللہ الخ کا اقرار نہیں کروایا۔

☆☆☆

حضرت علی کی والدہ ماجدہ محترمہ فاطمہ بنت اسد کو مسلمان کرتے وقت حضور اکرم ﷺ نے صرف اہلسنت کا کلمہ پڑھوایا

☆ قال ﷺ لا تصلح الا ان تشهدی معی ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله ، فشهدت الشهادتين .

(مناقب آل ابی طالب ج ۲ ص ۱۷۲ ایران، جلاء العیون ج ۱ ص ۲۶۹ ایران)

حضور ﷺ نے (فاطمہ بنت اسدؓ) کو فرمایا:

(آپ کی پیش کردہ کھجوریں) میرے لئے درست نہیں ہیں، جب تک آپ میرے سامنے لا اله الا الله محمد رسول الله کی گواہی نہ دیں۔ پھر (حضرت فاطمہ) نے گواہی دی۔

اے اہل تشیع: بتاؤ کہ کیا حضرت علیؓ کی والدہ ماجدہ فاطمہؓ بنت اسد شہادتین (یعنی توحید اور رسالت) کا اقرار کر کے مسلمان اور مؤمنہ ہوئیں یا نہیں؟ جبکہ اللہ کے رسول ﷺ نے ان کو مسلمان کرتے وقت کلمہ میں علی ولی اللہ سے بلا فصل تک کا اقرار نہیں کروایا، اقرار تو کیا! کسی کے حاشیہ وخیال میں بھی اس من گھڑت کلمہ کا وجود نہ تھا۔

حضرت علیؓ (م ۴۰ھ) نے بھی اہل سنت کے کلمہ کی تبلیغ فرمائی

☆ فخر الشیعہ، شیخ مفید (م: ۴۱۳ھ) ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے خندق ... میں عمرو بن عبدود کافر کو فرمایا:

انی ادعوک الی شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله.

(اے عمرو) میں تجھے لا اله الا الله محمد رسول الله کی شہادت کی دعوت دیتا ہوں۔

(۱) الارشاد شیخ مفید ج: ۱ ص: ۹۰، مطبوعہ ایران۔

(۲) تفسیر قمی ج:۲، ص:۱۸۴، مطبوعہ نجف عراق۔

☆ شیعوں کے مفسر قرآن علی بن ابراہیم قمی (م ۳۰۷ھ) حضرت امام جعفر صادقؒ سے ایک روایت سند کے ساتھ نقل کرتے ہیں۔

کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی کو کئی صحابہ کے ہمراہ ذات السلاسل کی لڑائی میں بھیجا۔ جب صحابہ کی جماعت ایک ''یابس'' نامی وادی میں پہنچی تو وہاں سے ایک سو کافر اسلحہ سے لیس نمودار ہوئے۔ حضرت علیؓ ان کو دیکھ کر اپنے ساتھیوں سمیت ان کے سامنے تشریف لائے۔ اس وقت کافروں نے مسلمانوں کو دیکھ کر پوچھا تم کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو؟ تمہارا کیا ارادہ ہے؟

حضرت علیؓ بن ابی طالب نے فرمایا: جان لو! میں رسول اللہ ﷺ کا داماد ہوں، ان کا قاصد بن کر تمہارے پاس آیا ہوں اور ''ادعوکم الی شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله''. میں تم کو لا اله الا الله محمد رسول اللہ کی شہادت کی طرف بلاتا ہوں۔

(۱) شیعوں کی معتبر کتاب تفسیر قمی ج:۲، ص:۴۳۷، طبع ایران۔

(۲) شیعوں کی معتبر کتاب تفسیر صافی ج:۲، ص:۸۴۵، طبع ایران۔

اہل اسلام! غور کریں کہ خود حضرت علیؓ بھی کلمہ کی دعوت دیتے وقت کلمہ میں اپنا ذکر نہیں فرمارہے خلافت کا اور نہ ہی ولایت وامامت کا۔ پھر ایسا کلمہ جو ان کے نام کے ساتھ شیعہ حضرات نے گھڑ لیا ہے وہ ان کی اپنی ایجاد ہے، خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا بھی اس سے کوئی تعلق نہیں اور نہ وہ اس کو ایمان کا حصہ قرار دیتے ہیں۔

حضرت سعد بن معاذؓ نے اسلام ظاہر کرتے وقت صرف شہادتین کا اعلان فرمایا

☆ یہ جلیل القدر صحابی ہیں۔ حضور ﷺ نے ان کو سید الانصار کا لقب عطا فرمایا تھا اور یہ حضور کے ساتھ بدر اور احد کی لڑائی میں بھی شریک کار تھے۔

ان کے قبول اسلام کا واقعہ اہل شیعت کی معتبر کتاب ''حیات القلوب فارسی'' ج ۲،ص: ۳۱۶ میں موجود ہے۔ ملاحظہ کیجئے:

حضرت مصعبؓ نے سورۃ ﴿حٰمٓ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ﴾ کی تلاوت شروع کی جب تلاوت سے فارغ ہوئے تو حضرت سعدؓ کی پیشانی پر ایمان کا نور چمکنا شروع ہوگیا۔ لہٰذا حضرت سعدؓ نے کسی کو اپنے گھر بھیجا کہ میرے کپڑے لے آؤ۔ پھر آپ نے غسل کیا اور کپڑے تبدیل کئے اور دوشہادتوں والا کلمہ زبان پر جاری فرمالیا۔

(حیات القلوب ج ۲ ص ۴۹۸ اردو)

حضرت اسید بن حضیر نے اسلام لاتے وقت کلمہ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کا اقرار کیا

☆ یہ بدری صحابی ہیں ۲۰ ھ میں وفات پائی۔ حضرت اسید بن حضیرؓ نے (مصعب بن عمیرؓ) سے پوچھا کہ جو اسلام لانا چاہے وہ سب سے پہلے کیا کرے؟ حضرت مصعب نے فرمایا: پہلے وہ غسل کرے، پھر پاک صاف لباس زیب تن کرے، پھر دوشہادتوں والا کلمہ زبان پر جاری کرے۔ یہ سن کر حضرت اسید بن حضیر کپڑوں سمیت کنویں میں داخل ہوئے اور غسل کیا، پھر باہر تشریف لائے، کپڑوں کو نچوڑا اور مصعبؓ سے عرض کیا! (جلدی کیجئے اور) مجھے دونوں شہادتیں سکھا دیجئے اور پھر کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول کا اقرار کرلیا۔

حوالہ جات:

(۱) حیات القلوب ج ۲ ص ۴۹۸ اردو، مترجم سید بشارت حسین شیعہ۔

(۲) حیات القلوب فارسی ج ۲ ص ۳۱۶ طبع ایران

اہل سنت کا کلمہ ایمان کی ڈھال ہے

☆ تفسیر عیاشی اور الخصال میں جناب رسول خدا ﷺ سے یہ حدیث مروی ہے کہ جس شخص میں یہ چار خصلتیں ہوں گی اس کو خدا کے سب سے بڑے نور میں جگہ ملے گی

سب سے پہلی (خصلت) یہ کہ اس کے ایمان کی ڈھال یہ کلمہ ہو" لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"۔

۱) حاشیہ ترجمہ مقبول ص ۴۵، سورۃ البقرہ۔
۲) کتاب الامالی ص ۶۷ المجلس التاسع، قم ایران
۳) خصال شیخ صدوق قمی ص ۲۱۰، مطبوعہ ایران
۴) تفسیر صافی ج اص ۱۵۳: تحت آیت ان اللہ الخ طبع ایران
۵) من لایحضرہ الفقیہ ج اص ۱۱۱ فی التعزیۃ والجزع عند المصیبۃ
۶) الانوار النعمانیہ ج ۳ ص ۲۲۹ مطبوعہ ایران
۷) مسکن الفؤاد ص ۱۰۱، تالیف شہید ثانی شیخ زین الدین العاملی۔

برادران! توجہ کریں کہ حضور نے اہل سنت کے کلمہ کے بارے میں فرمایا یہ ایمان کی ڈھال ہے، یعنی اس سے ایمان کی حفاظت ہوتی ہے اور اس کلمہ میں شیعہ کے اضافہ کردہ حصص علی ولی اللہ سے بلا فصل تک کچھ بھی نہیں ہے۔

اور اس روایت میں لفظ کلمہ اور اس کے معدود الفاظ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اظہر من الشمس ہیں۔

ظہورِ مہدی کے وقت کلمہ

"لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کا اعلان

☆ آیت: ولہ اسلم من فی السموات، تفسیر عیاشی میں امام محمد باقرؒ سے منقول ہے کہ یہ آیت ال محمد (شیعوں کے امام مہدی) کے متعلق نازل ہوئی ہے اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کو تلاوت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب قائم آل محمد کا ظہور ہوگا تو روئے زمین کا کوئی حصہ ایسا نہ ہوگا جس میں لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت کا اعلان نہ ہو۔

(حاشیہ مقبول ص ۱۱۹ سورہ ال عمران)

اس سے معلوم ہوا کہ اہل شیعت کے بارہویں امام مہدی کے ظہور کے وقت بھی

ساری دنیا میں اہلسنت کے کلمہ کا ڈنکا بجے گا اور اس کلمہ میں کہیں بھی علی ولی اللہ سے بلا فصل تک کسی شہادت کا ذکر نہیں ہے۔ خود امام مہدی بھی ببانگ بلند صرف شہادتین کا ہی اقرار کریں گے۔ (اصول کافی)

حضرت جعفر صادقؒ (م:۱۴۸ھ) کا کلمہ سے متعلق اعلان

☆ حضرت جعفر صادق سے منقول ہے کہ جب تم میں سے کسی کے انتقال کا وقت قریب آتا ہے تو شیطان ابلیس مرنے والے پر ایک شیطان مقرر کرتا ہے جو اس کو کفر کا حکم کرتا ہے اور اس کے دین میں شبہات کے رخنے ڈالتا ہے اور اس کی یہ کوشش روح نکلنے تک جاری رہتی ہے اس لئے تم کو چاہئے کہ جس کی موت قریب آ جائے:

فلقنوهم شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله حتى يموتوا، تو تم اس کو لا اله الا الله محمد رسول کی شہادت کی تلقین کرتے رہو جب تک کہ اس کی وفات نہ ہو جائے۔

(۱) من لا یحضرہ الفقیہ ج۱ ص۹۷ فی غسل المیت، ایران

(۲) الفروع من الکافی ج۳ ص۱۲۳ کتاب الجنائز، مطبوعہ ایران

موت کے وقت ملک الموت کا مؤمن کو اہلسنت کے کلمہ کی تلقین کرنا

☆ حضرت جعفر صادقؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص ہمیشہ نماز پر قائم رہے گا، مرتے وقت موت کا فرشتہ اس کو شیطان کے حربوں سے بچانے کی کوشش کرے گا۔ ويلقنه شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله. اور اس کو لا اله الا الله محمد رسول الله کی شہادت کی تلقین کرے گا۔

(من لا یحضرہ الفقیہ ج۱ ص۸۲ فی غسل المیت، ایران)۔

☆حضرت امام باقرؒ (م ۱۱۴) سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے موت کے فرشتے نے عرض کیا: انی لملقن المؤمن عندموته شهادة ان الا اله الا الله وان محمدا رسول الله. (یارسول اللہ) میں مومن کو اس کی موت کے وقت لا اله الا الله محمد رسول کی شہادت کی تلقین کرتا ہوں۔

(الفروع من الکافی ج ۳ ص ۱۳۷ کتاب الجنائز ایران)

قارئین کرام:۔ ہر مسلمان چاہتا ہے کہ میری موت اسلام اور ایمان پر آئے اور میرے آخری سانس کی لڑی کلمہ پر ٹوٹے اور وہ کلمہ لا اله الا الله محمد رسول الله ہے۔ حضرت جعفر صادقؒ بھی موت کے وقت اسی کلمہ کی تلقین کا حکم فرماتے تھے اور موت کا فرشتہ بھی مؤمن کو اسی کلمہ کی تلقین کرتا ہے اور اس میں کہیں علی ولی الله سے بلا فصل تک کچھ موجود نہیں ہے بلکہ یہ شیعت کی اپنی ایجاد ہے۔

حضرت محمد ﷺ کے دونوں شانہ اقدس کے درمیان کلمہ لا اله الا الله محمد رسول الله کی مہر ثبت ہونا (اہل شیعت کی معتبر کتاب سے ثبوت)

☆شیعوں کا محدث باقر مجلسی (م ۱۱۱۱ھ) لکھتا ہے:

وقتیکه هنوز روح آدم بدنش تعلق نه گرفته بود، پس اسرافیل مهری بیرون آورد که دردو سطر نوشته بود لا اله الا الله محمد رسول الله پس آں مهر را درمیان دو کتف آنحضرت ﷺ گذاشت تانقش گرفت.

(حیات القلوب ج ۲ ص ۷۴ باب چهارم دربیان احوالات شریف آنحضرت)

ترجمہ:۔ ابھی حضرت آدم کے بدن میں روح نہ ڈالی گئی تھی کہ اسرافیلؑ ایک مہر اٹھا کر لائے جس میں دوسطروں کے اندر لکھا ہوا تھا "لا اله الا الله محمد رسول الله" پھر اس مہر کو حضور ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان رکھ دیا، تو اس کے الفاظ

حضور ﷺ کے جسمِ اطہر پر نقش ہو گئے۔

☆ شیعوں کے بزرگ شیخ صدوق قمی (م ۳۸۱ھ) لکھتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا حضور ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان نبوت کی مہر تھی اور اس میں دو سطریں تھیں، پہلی سطر لا اله الا الله اور دوسری سطر محمد رسول الله تھی۔

(خصال شیخ صدوق ج ۲ ص ۳۸۶، مطبوعہ ایران)

☆ مهر پیغمبری که درمیان دو کتف اوست دو سطر نوشته است سطر اول لا اله الا الله سطر دوم محمد رسول الله .

(حیات القلوب ج ۲ ص ۱۳۶ ایران عکس ص ۷۸)

مہر نبوت حضور ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان تھی اور وہ دو سطریں لکھی ہوئی تھیں ایک سطر لا اله الا الله تھی اور دوسری سطر محمد رسول الله تھی۔

معزز قارئین کرام:- آپ کو شیعہ کی معتبر کتب سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک نے حضور اکرم ﷺ کے جسمِ اطہر پر نبوت کی مہر میں مسلمانوں کا کلمہ لا اله الا الله محمد رسول الله لکھوایا تھا، اب جو اس کلمہ کو کامل نہ سمجھے تو وہ حضور ﷺ کی مہر نبوت والے کلمہ کو ناقص سمجھتا ہے اور اس پر اعتراض کرتا ہے اور پھر اس کا ٹھکانا کہاں ہو سکتا ہے؟ ہر ایک سمجھ سکتا ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی انگوٹھی پر بھی اہل سنت کا کلمہ مکتوب تھا

☆ شیعوں کا بزرگ باقر مجلسی (م ۱۱۱۱ھ) لکھتا ہے:

بسند معتبر از امام رضا علیه السلام منقول است، نقش نگین انگشتر حضرت آدم "لا اله الا الله محمد رسول الله" بود که باخود از بهشت آورده . حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ آدمؑ کی انگوٹھی پر لا اله الا الله محمد رسول الله نقش تھا، اور وہ انگوٹھی آپ بہشت سے اپنے ساتھ لائے تھے۔

(حیات القلوب ج ۱ ص ۳۱ در بیان خلقت آدم و حوا، طبع ایران)

☆ شیعوں کا رئیس المحدثین شیخ صدوق قمی (سنہ م ۳۸۱ھ) اور محمد بن یعقوب کلینی لکھتے ہیں:

حسین بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظمؒ سے پوچھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی انگوٹھی کا نقش کیا تھا؟ فرمایا: لا اله الا الله محمد رسول الله.

(۱) خصال: شیخ صدوق ج ا ص ۲۹۷، مطبوعہ ایران

(۲) الفروع من الکافی ج ۶ ص ۴۷۴ باب نقش الخواتیم، ایران

سید المرسلین خاتم النبین محمد مصطفیٰ ﷺ کی انگشتری مبارک (انگوٹھی) کا نقش اہل سنت کا کلمہ تھا

از حضرت جعفر صادق علیه السلام منقول است که آن حضرت ﷺ دو انگشتر داشت بریکی نوشته بود لا اله الا الله محمد رسول الله وبر دیگری نوشته بود صدق الله.

یعنی: حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضور ﷺ کی دو انگوٹھیاں تھیں ایک پر "لا اله الا الله" لکھا ہوا تھا دوسری پر "محمد رسول الله" لکھا ہوا تھا۔ (۱) حیات القلوب ج ا ص ۱۰۹ در بیان خواتیم، طبع ایران)

(۲) خصال شیخ صدوق ج ا ص ۹۸ مطبوعہ ایران)

☆ شیعوں کے مفسر قرآن، علی بن ابراہیم (م ۳۰۷ھ) روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی بن ابی طالبؓ نے فرمایا:

بلغ عمره ثلاثاً وستين سنة ولم يخلف بعده الا خاتماً مكتوب عليه "لااله الا الله محمد رسول الله". یعنی جب حضور ﷺ تریسٹھ سال کی عمر کو پہنچے (تو آپ کی وفات ہوگئی اور آپ) اپنے پیچھے صرف ایک انگوٹھی چھوڑ کر گئے جس پر لکھا تھا لا اله الا الله محمد رسول الله.

(شیعوں کی معتبر کتاب تفسیر قمی ج ۲ ص ۲۷۱ سورۃ شوریٰ)

شیعت ہی کی کتب سے معلوم اور ثابت ہوا کہ پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام اور آخری پیغمبر حضورﷺ دونوں حضرات کی انگشتِ مبارک پر اہل سنت کا دو حصوں والا کلمہ لکھا ہوا تھا۔ کیا جب اول و آخر پیغمبروں کی مہرِ نبوت اور انگشتریوں پر یہ کلمہ لکھا ہوا تھا تو پھر بھی اس کلمہ کے مکمل ہونے اور اس کی صداقت و حقانیت میں کچھ شک کیا جاسکتا ہے؟ غور کرنے کا مقام ہے۔

تقدیر کے قلم والا کلمہ مُبارک
صرف یہی توحید و رسالت والا کلمہ تھا

☆ اللہ تعالیٰ نے قلم کو حکم فرمایا کہ میری توحید لکھ! قلم ہزار سال بے ہوش رہا پھر خدا تعالیٰ کے کلام سننے پر جب ہوش آیا تو قلم نے عرض کیا: پروردگارا چه چیز بنو یسم فرموده بنویس لا اله الا الله محمد رسول الله . اے پروردگار میں کیا لکھوں؟ فرمایا کہ لکھ لا اله الا الله محمد رسول الله.

(۱) شیعوں کی معتبر کتاب جلاء العیون ج ا ص ۱۹ از زندگانی رسول خدا، ایران
(۲) شیعوں کی معتبر کتاب حیات القلوب ج ۲ ص ۷ طبع ایران
(۳) شیعوں کی معتبر کتاب تذکرۃ الائمہ ص ۹، طبع ایران

اے اہل اسلام! انتہائی غور و فکر کی ضرورت ہے کہ تقدیرِ خدا پر ہی سب چیزوں کا مدار ہے اور تقدیر میں یہی اہل سنت کا کلمہ لکھا ہوا ہے تو کیا یہ تقدیرِ خداوندی (نعوذ باللہ، معاذ اللہ) نامکمل اور ادھوری ہے؟ اور شیعوں کا ایجاد کردہ من گھڑت کلمہ مکمل ہے؟

اگر اس کو نامکمل کلمہ سمجھا جائے جیسے شیعہ کہتے ہیں تو پھر خدا کی تقدیر جھوٹی اور ادھوری ہو جاتی ہے، جو بالکل محال اور غلط ہے لہٰذا شیعوں کا کلمہ ہی غلط ہے۔

حضرت آدم نے عرش پر اہل سنت کا کلمہ لکھے دیکھا

شیعوں کے بزرگ ملا باقر مجلسی اور حسین شاکری نجفی لکھتے ہیں:

چومرا آفریدی نظر نمودم بسوئے عرش و دیدم در آن نوشته

بود لا اله الا الله محمد رسول الله . یعنی حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار! جب آپ نے مجھے پیدا فرمایا تو میں نے عرش پر لکھا دیکھا تھا لا اله الا الله محمد رسول الله.

(۱) حیات القلوب ج ۲ ص ۱۴۱ در بیان خصائص آنحضرت، ایران)

(علی فی الکتاب والسنۃ ص ۳۶۶ مطبوعہ ایران)

قیامت کے روز حضور ﷺ کے جھنڈے پر اہل سنت کا کلمہ لکھا ہوگا

☆ شیعوں کے محقق شیخ علی بن عیسی اربلی (م ۶۹۳ ھ) روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا:

(اے علی) تجھ کو قیامت کے دن میرا مخصوص جھنڈا دیا جائے گا جس پر تین سطریں لکھی ہوں گی۔

اول: بسم الله الرحمن الرحیم .

دوم: الحمد لله رب العلمین.

سوم: لا اله الا الله محمد رسول الله.

(کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمہ ج ۱ ص ۲۹۵ مطبوعہ تبریز، ایران)

☆ شیعہ کتب کی ایک اور روایت ہے؛ قیامت کے دن حضرت علیؓ کے ہاتھ میں لواء الحمد (تعریف کا جھنڈا) ہوگا وہ (جھنڈا) اعلان کرے گا "لا اله الا الله محمد رسول الله" اور جب حضرت علیؓ کسی فرشتے کے پاس سے گذریں گے تو وہ فرشتہ کہے گا یہ کون سے نبی مرسل ہیں؟ اور جب آپ کسی پیغمبر کے پاس سے گذریں گے تو وہ کہیں گے کہ یہ کوئی مقرب فرشتہ ہے! پھر ایک منادی عرش سے اعلان کرے گا یہ کوئی مقرب فرشتے ہیں اور نہ کوئی نبی مرسل، بلکہ یہ علی بن ابی طالبؓ ہیں۔

(۱) کتاب الامالی ج ۱ ص ۳۵۵ مطبوعہ قم، ایران تالیف شیخ طوسی

(۲) کتاب الامالی ص ۲۷۲ المجلس الثانی والثلاثون، طبع ایران، شیخ مفید

یہاں سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن لواء الحمد یعنی حمد کے علَم پر اہل سنت کا کلمہ مبارک درج ہوگا اور حضرت علیؓ خود بھی اسی کو پڑھتے ہوں گے۔ نیز اس میں علی ولی اللہ الخ کا کوئی ذکر نہیں۔

امام حسینؓ کا خلیفہ ابن مروان کو مشورہ

حضرت امام حسینؓ کے پوتے حضرت محمد باقرؒ (م ۱۱۴) نے خلیفہ عبدالملکؒ بن مروان کو سکے پر اہل سنت والے کلمہ کے لکھوانے کا مشورہ عنایت فرمایا۔

☆ خلیفہ عبدالملک بن مروان نے حضرت محمد باقرؒ کو دعوت دے کر ملک شام بلوایا، اور سکے جاری کرنے کے متعلق مشورہ طلب کیا تو محمد باقرؒ نے مشورہ دیا کہ سکے کے ایک طرف تاریخ اور اس کے بننے کی جگہ درج کی جائے، اور دوسری طرف **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** درج کیا جائے۔

(آمین سعادت ج ۲ ص ۷ امطبوعہ ایران از خمینی)

اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت محمد باقرؒ نے یہ مشورہ اس لئے عنایت فرمایا تاکہ یہ کلمہ ہر جگہ رائج ہو جائے اور چھوٹے سے لے کر بڑے تک ہر ایک کے پاس تحریری طور پر موجود ہو اور ہر ایک اس کو اچھی طرح از بر یاد کر لے۔ یوں حضرت محمد باقرؒ نے اس کلمہ کی تبلیغ و ترویج کے پیش نظر یہ وسیع پروگرام پیش فرمایا، سبحان اللہ۔

مسلمانان! دیکھئے شیعہ حضرات خلیفہ عبدالملک بن مروان پر لعنتوں کی بھر مار کرتے ہیں، جبکہ حضرت محمد باقرؒ عبدالملکؒ کے مشیر اور صلاح کار بنے ہوئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت محمد باقرؒ سنی المسلک تھے۔

Www.Ahlehaq.Com

تیسرا باب
کلمہ کے متعلق شیعوں کے
اعتراضات اور ان کے جوابات

اعتراض (۱)

اہل تشیع کہتے ہیں: حضور ﷺ کے بعد ولایت، امامت اور خلافت کا سلسلہ شروع ہوتا ہے، لہٰذا ہم کلمہ میں علی ولی اللہ کے الفاظ بڑھا کر یہ بات ظاہر کرتے ہیں کہ اب نبوت کا سلسلہ ختم اور ولایت علیؓ کا دور شروع ہو گیا ہے۔

جواب

اگر کلمہ میں ولایت یا امامت کا ذکر ضروری ہے تو ہر امام کے زمانے میں جدا جدا امام کا اسم گرامی کلمہ میں ہونا ضروری ہے اور ہر دور میں شیعوں کا کلمہ جدا جدا ہونا چاہیے تھا مگر ایسا نہیں ہے۔

مثال: اگر شیعہ حضرات کی بات تسلیم کی جائے تو پھر علی المرتضیٰؓ کے زمانۂ خلافت میں کلمہ اس طرح ہونا چاہیے تھا ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفۃ رسول اللہ'' مگر ایسا نہیں ہے۔ پھر حضرت حسینؓ کے دور میں اس طرح ہونا چاہیے۔ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ حسین ولی اللہ'' وغیرہ وغیرہ۔ اور اس وقت کے شیعہ حضرات کو چاہیے کہ وہ کلمہ میں امام مہدی کا نام لیں کیونکہ ان کے مذکورہ عقیدے کے مطابق اب ان کی امامت کا دور ہے تو اس طرح کلمہ میں تمام اماموں کا نام آنا چاہیے صرف علی ولی اللہ کیوں؟ کیا دوسرے امام شیعوں کے عقیدے میں منصوص من اللہ نہیں ہیں؟ یا شیعہ دوسرے اماموں کی ولایت کے منکر ہیں؟ جو کلمہ میں ان کے نام لیوا نہیں ہیں۔

اعتراض (۲)

شیعہ کہتے ہیں ہمیں حضرت علیؓ سے محبت ہے، اس وجہ سے ان کا نام کلمہ میں ملاتے ہیں اور سنی مذہب والوں کو مولا علی سے دشمنی ہے اس وجہ سے وہ ان کا نام کلمہ میں برداشت نہیں کرتے۔

جواب

حضرت علیؓ کی محبت ہم سب سنی مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہے، لیکن کلمہ کی بات اپنی جگہ ہے، کلمہ وہی پڑھا جائے گا جو حضور ﷺ نے پڑھایا۔ اگر شیعوں کے مطابق محبوب کا نام کلمہ میں لینا ضروری ہے تو پھر دوسرے امام کیا محبوب نہیں ہیں؟ ان کی اولاد محبوب نہیں ہے؟ ان کے نام بھی کلمہ میں ذکر کریں اور اچھی طرح محبت ظاہر کریں۔

اعتراض (۳)

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو منافق بھی پڑھتے تھے اس لئے یہ کلمہ ایمان کی دلیل نہیں ہے اور مؤمن اور منافق کی تمیز کے لئے کلمہ میں مزید تین حصوں کا اضافہ کیا گیا یعنی **علی ولی اللہ الخ** اور اس کلمہ سے نفاق کا مکمل طور پر خاتمہ ہو جاتا ہے۔

جواب

(۱) اگر یہ کلمہ ایمان کی دلیل نہیں ہے اور اس کلمہ سے مؤمن اور منافق کی تمیز بھی نہیں ہوتی تو پھر رسول خدا ﷺ اور حضرت علیؓ نے یہ کلمہ کیوں پڑھایا؟ اور حضرت جعفر صادقؒ نے کیوں فرمایا کہ مرتے وقت اس کلمہ کی تلقین کرو؟ کیا ان مذکورہ حضرات نے (**نعوذ باللہ**) منافقت کی تعلیم دی۔

(۲) اگر مسلمانوں کا دو حصوں والا کلمہ ایمان کی دلیل نہیں ہے، کیونکہ منافق دل میں انکار کرتے ہوئے زبان پر کلمہ جاری کر سکتا ہے تو کیا وہی منافق دل میں انکار کرتے ہوئے زبان سے کلمہ میں **علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفتہ بلا فصل** نہیں کہہ سکتا؟ یوں پھر تمہارے کلمہ کے ساتھ بھی منافقت سے چھٹکارا نہ رہا؟ تو اس سے براءت کا کیا ثبوت ہے؟

اعتراض (۴)

جب سنی بھی حضرت علی کو اللہ کا ولی مانتے ہیں تو پھر وہ شیعوں کے کلمہ پر اعتراض کیوں کرتے ہیں؟

جواب

اللہ کا ولی ہونا دوسری بات ہے اور ان الفاظ کو کلمہ کا حصہ بنانا دوسری بات ہے، جس طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ اللہ کے ولی ہیں، لیکن کلمہ میں اس بات کا ذکر نہیں ھے اسی طرح حضرت عمر فاروقؓ بھی اللہ کے ولی ہیں، لیکن کلمہ میں اس کا ذکر نہیں ہے۔ حضرت عباسؓ، حضرت حمزہؓ، حضرت عقیلؓ اور حضرت جعفر طیارؓ وغیرہم سب حضرات اللہ کے پیارے اور سچے ولی ہیں، لیکن کلمہ میں کسی کی ولایت کا ذکر نہیں ہے۔ پس شیعہ حضرات! حضرت علیؓ بھی اللہ کے برگزیدہ ولی ہیں، جس میں کوئی شک نہیں لیکن کلمہ میں اس کا ذکر نہیں ہوسکتا۔ کلمہ صرف وہی پڑھا اور پڑھایا جائے گا جو اللہ کے حکم سے حضور ﷺ نے پڑھایا۔

اعتراض (۵)

سنیوں کا کلمہ قرآن میں ایک جگہ لکھا ہوا موجود نہیں ہے، بلکہ **لا الہ الا اللہ** سورۂ محمد میں ہے اور **محمد رسول اللہ** سورۂ فتح میں ہے؟

جواب

اہل تشیع خود بھی اپنے کلمہ میں دونوں حصے پڑھتے ہیں پھر اس پر اعتراض کیوں؟ یہ تو اپنے پر اعتراض ہوا۔

(۲) ہم مسلمانوں کے کلمہ کے پہلے حصے میں خدا کی توحید اور دوسرے حصے میں حضور ﷺ کی رسالت کا ذکر ہے اور دونوں حصے جدا جدا طور پر ترتیب کے ساتھ قرآن میں موجود ہیں۔ شیعہ حضرات بھی اپنے کلمہ کے باقی ماندہ حصص قرآن پاک میں جدا جدا مقامات پر ہی دکھلا دیں؟۔

اعتراض (۶)

آیت: ﴿اِنما وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا...... الخ﴾
یعنی تمہارے ولی صرف اللہ اور اس کے رسول اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے الخ۔
اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ بھی ہمارے ولی (حاکم) ہیں اور حضور ﷺ بھی ہمارے ولی (حاکم) ہیں اور علیؓ بھی ولی ہیں، لہٰذا ہم قرآن کے فرمان کے مطابق کلمہ میں اپنے عقیدے کا اظہار کرتے ہیں اور علی ولی اللہ پڑھتے ہیں۔
(رسالہ اثبات علی ولی اللہ فی کلمہ طیبہ ص:۱۸)

جواب

(۱) اس آیتِ مبارکہ کا ترجمہ ہے، تمہارے ولی صرف اللہ اور اسکا رسول اور وہ مؤمن ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور عاجزی کرتے ہیں۔
غور سے ملاحظہ فرمائیں کہ اس آیت میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بعد جن مؤمنوں کو ہمارا ولی قرار دیا گیا ہے، ان کے لئے چھ دفعہ جمع کے الفاظ استعمال فرمائے گئے ہیں ''الذین، اٰمنو، الذین، یقیمون، یؤتون، ھم، راکعون''.
یقینی طور پر معلوم ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول کے بعد ہمارے ولی بہت سے ہیں ایک ہی نہیں، پھر ان میں صرف ایک حضرت علیؓ کو مراد لینا کہاں کا انصاف ہوگا؟

(۲) اور اس آیت میں ولی اللہ کا لفظ بھی نہیں ہے بلکہ ولیکم ہے یعنی تمہارے ولی، نہ کہ اللہ کے ولی، پھر شیعہ ولی اللہ کیوں پڑھتے ہیں اور کیسے کہتے ہیں کہ اس آیت سے ولی اللہ ثابت ہو رہا ہے۔

(۳) اس آیت میں ولی کا معنی شیعوں نے حاکم کیا ہے، ملاحظہ فرمائیں: ترجمہ مقبول وغیرہ۔ یوں پھر ''علی ولی اللہ'' کا معنی ہوگا ''علیؓ اللہ تعالیٰ کے حاکم ہیں'' (نعوذ باللہ من شر ذالک).

(۴) اس آیت میں حضرت علیؓ کا اسمِ گرامی موجود ہے اور نہ ہی ولی اللہ کا لفظ ہے۔ اس لئے کلمہ میں علی ولی اللہ کے لفظ کے لئے اس کو دلیل بنانا کھلی جہالت اور دجل وفریب ہوگا۔

اعتراض (۷)

سنی چھ کلمے کیوں پڑھتے ہیں؟ یہ کہاں سے ثابت ہیں؟۔

جواب

عربی میں بامعنی لفظ کو کلمہ کہتے ہیں، مثال: **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ**، **سبحان اللہ**، **الحمدللہ**، **اللہ اکبر** اور **بسم اللہ** وغیرہ یہ سب کلمے ہیں۔ سنی کیا شیعہ حضرات بھی ایسے بہت سے کلمے پڑھتے ہیں۔ لیکن یہاں زیرِ بحث وہ کلمہ ہے جو حضور ﷺ نے کسی کو مسلمان کرتے وقت پڑھوایا اور وہ کلمہ وہی ہے جس میں صرف توحید اور رسالت کا اقرار ہے اور کسی چیز کا ذکر نہیں اور یہ کلمہ اول کلمہ ہے اور اسلام کا مدار اسی پر ہے اور دوسرے کلموں کی ایسی اہمیت نہیں ہے۔ یہی کلمہ اسلام اور کفر کے درمیان امتیاز کرنے والا ہے۔ لہٰذا یہ متعین الفاظ کے ساتھ ثابت ہے جس میں کسی کمی بیشی کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔

☆☆☆

☆☆☆☆

Www.Ahlehaq.Com

چوتھا باب
شیعوں کا اپنے کلمہ کے اثبات کے لئے شیعہ کتب سے استدلال اور ان کا رد

روایت نمبر(۱) قرآن مجید کی آیت ﴿اِلَیہِ یَصعَدُ الکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالعَمَلُ الصَّالِحُ یَرفَعُهُ﴾. (سورۂ فاطر، پ۲۲) کی تفسیر میں حضرت جعفر صادقؒ نے فرمایا ہے کہ مؤمن کا کلمہ ''لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله وخلیفة رسول الله'' ہے۔ (تفسیر قمی، تفسیر برہان)

(۱) الجواب:- یہ کلمہ نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کے خلاف ہے۔ بندہ پہلے ثابت کر آیا ہے کہ حضور ﷺ نے اپنی زندگی مبارک میں کبھی یہ کلمہ پڑھا نہ پڑھایا، بلکہ خود حضرت جعفر صادقؒ کا فرمان ہے:

لا تَقبلوا علینا حدیث الا مَا وَافَقَ القرآنَ والسُّنَّةَ.

(رجال کشی ص:۲۲۴)

ہماری صرف وہ حدیث قبول کرو جو قرآن اور سنت کے موافق ہو۔

(۲) الجواب:- اس میں شیعت کے کلمہ کے دو حصے وصی رسول الله اور خلیفة بلا فصل بھی نہیں ہیں۔

(۳) الجواب:- یہ روایت تفسیر قمی اور برہان دونوں میں بغیر سند کے مذکور ہے جس سے اس کے ضعیف ہونے کا واضح ثبوت ملتا ہے۔ جبکہ عقائد اور کلمہ کا تعلق دلائلِ قطعیہ سے ہوتا ہے اور یہ روایت ضعیف تو کیا سرے سے سند سے ہی خالی ہے، جس کو موضوع یعنی من گھڑت کہا جاتا ہے۔

روایت نمبر۲: حضرت امام علیؓ نے فرمایا کہ مؤمن کا کلمہ طیبہ ''لا اله الا الله

محمد رسول اللہ علی ولی اللہ" ہے۔ (تفسیر برہان)

الجواب:- یہ روایت بھی البرہان فی تفسیر القرآن : تالیف سید ہاشم بحرانی (م:۱۱۰۹ھ) میں بلا سند درج ہے اور ایسی بے سند اور جھوٹی روایت کو کلمہ جیسے بنیادی عقیدے میں کیا دخل؟ اور کیا اس کا وزن واعتبار؟ نیز اس میں "وصی رسول اللہ اور خلیفة بلا فصل" کے الفاظ بھی موجود نہیں ہیں اور نہ ہی یہ حضور ﷺ سے منقول ہے۔

روایت نمبر ۳:- حضرت امام جعفر صادقؒ نے فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا تو منادی دینے والے فرشتے کو حکم فرمایا: تین دفعہ یہ نداء لگاؤ "اشهد ان لا اله الا الله" پھر تین دفعہ یہ نداء لگاؤ "اشهد ان محمد رسول الله" پھر تین دفعہ یہ نداء لگاؤ اشهد ان امیر المؤمنین علی ولی الله.

(اصول کافی کتاب الحجۃ)

الجواب:-کلمہ کے اثبات کے لئے دلیلِ قطعی کا ہونا ضروری ہے اور اس روایت میں ایک راوی سہل بن زیاد خود شیعوں کے ہاں ضعیف ہے، دیکھئے انہی کی کتاب میں مذکور ہے: سهل بن زیاد کان ضعیفا فی الحدیث .

(فہرست اسماء مصنفی الشیعۃ المعروف رجال النجاشی ص ۱۳۲ قم ایران)

سہل بن زیاد حدیث میں ضعیف تھا۔

دوسرا راوی سنان بن طریف ہے جو مجہول الحال ہے (جس کے متعلق کوئی علم ہی نہیں کہ کون ہے؟ آیا اس کا کوئی وجود بھی ہے یا اپنی طرف سے نام بڑھایا ہوا ہے۔)

(دیکھئے تنقیح المقال فی علم الرجال ج ۲ ص ۷۰، نجف عراق)۔

روایت نمبر ۴:- حضرت جعفر صادقؒ نے فرمایا کہ فطرت سے مراد توحید کی گواہی اور محمد رسول اللہ اور علی امیر المؤمنین کی گواہی ہے۔ (برہان)

الجواب:- البرہان فی تفسیر القرآن میں یہ روایت سند سے لکھی ہوئی ہے لیکن اس روایت کی سند میں راوی "عبد الرحمٰن بن کثیر" سخت ضعیف ہے نیز وہ من گھڑت حدیثیں بھی بناتا ہے۔ اس کے متعلق خود شیعوں کے بزرگ احمد بن علی بن عباس نجاشی (م ۴۵۰ھ) لکھتے ہیں:

عبدالرحمن بن کثیر الهاشمی...... کان ضعیفا غمز اصحابنا علیه وقالوا کان یضع الحدیث. (رجال النجاشی ص ۱۶۳ مطبوعه قم ایران)

عبدالرحمٰن بن کثیر ہاشمی ضعیف تھا اور ہمارے اصحاب نے ان پر جرح کی ہے اور کہا ہے کہ یہ موضوع حدیثیں بناتا تھا۔

(۲) دوسرا جواب یہ ہے کہ اس روایت میں علی امیر المؤمنین لکھا ہے۔ علی ولی اللہ، وصی رسول اللہ اور خلیفة بلا فصل نہیں ہے جبکہ یہ شیعوں کے کلمہ کے حصے ہیں۔

(۳) تیسرا جواب یہ ہے کہ جو بات فطرت کی ہو، ضروری نہیں کہ اس کو کلمہ میں ذکر کیا جائے۔ فطرت کے امور تو اور بھی بہت سے ہیں پھر تو سب کا کلمہ میں ذکر کیا جانا ضروری ہے۔

روایت نمبر ۵: حضرت امام محمد باقرؒ نے فرمایا ہے کہ اللہ کا فرمان ﴿فِطْرَةَ اللهِ الخ﴾ یعنی وہ فطرت جس پر اللہ نے بندوں کو پیدا کیا ہے اس سے مراد "لا اله الا الله محمدرسول الله علی امیر المؤمنین ولی الله" ہے۔

(تفسیر قمی)

الجواب:- یہ روایت مجہول اور ضعیف ہے۔ اس کی سند میں ایک راوی ہیثم بن عبداللہ الرمانی ہے، اس کے متعلق شیخ عبداللہ، مقانی (م: ۱۳۵۱ھ) لکھتا ہے۔ انَّ حالَهُ مجهولٌ. یعنی اس کی شخصیت ہی مجہول ہے۔

(تنقیح المقال فی علم الرجال ج ۳ ص ۳۰۶)

دوسرا راوی حسین بن علی بن زکریا ہے، جس کے متعلق ذیل کے یہ الفاظ منقول ہیں: انه ضعیف جدا کذاب۔ یعنی حسین بن علی زکریا انتہائی ضعیف اور کذاب آدمی ہے۔ (تنقیح ج ۱ ص ۳۴)

یاد رکھیں! کہ اس روایت میں بھی وصی رسول اللہ اور خلیفته بلا فصل کے الفاظ نہیں ہیں۔

روایت نمبر ۶: ایک شخص امام علیؓ کی خدمت میں آیا اور آپ سے کچھ سوال

دریافت کئے پھر اس شخص نے کہا: اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا رسول الله وان علیاً وصی رسول الله. (اصول کافی کتاب التوحید)

الجواب:- اس روایت کے دو جواب ہیں ایک تو اس کی سند میں احمد بن محمد بن خالد راوی ہے، جس کے اساتذہ حدیث ضعیف ہیں۔

احمد بن محمدبن خالد ...... یروی عن الضعفاء (رجال نجاشی)

یعنی احمد بن محمد بن خالد ضعیف لوگوں سے روایت کرتا ہے (لہٰذا اس کی روایت کا کوئی اعتبار نہیں)۔

دوسرا جواب یہ ہے اس روایت میں علی ولی اللہ اور خلیفۃ بلافصل کے الفاظ نہیں ہیں۔

روایت نمبر ۷:- قاسم بن معاویہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادقؒ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی لا اله الا الله محمد رسول الله کہے تو علی امیر المؤمنین بھی ضرور کہے۔ (احتجاج طبرسی ص ۲۳۱)

(۱) الجواب:- قاسم بن معاویہ اس کی سند میں مجہول راوی ہے، خود شیعوں کی اسماء الرجال کی کتابوں میں اس کا نام ونشان تک نہیں۔ (حاشیہ احتجاج طبرسی)

(۲) الجواب: اس میں شیعوں کے ایجاد کردہ کلمہ کے تین حصص بھی نہیں ہیں پھر اس سے شیعوں کا کلمہ کیسے ثابت ہوا؟

روایت نمبر ۸:- حضرت امام جعفرؒ نے فرمایا کہ جب اللہ نے عرش کو پیدا فرمایا تو اس کے بعد دو فرشتے پیدا فرمائے اور ان فرشتوں کو حکم فرمایا کہ گواہی دو "اشهدان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وان علیا امیر المومنین

(حیات القلوب)

الجواب:- اس روایت میں بھی شیعوں کے کلمہ کے تین اضافی حصے ثابت نہیں ہوئے پھر اس پر دلیل تام کیسے ہو سکتی ہے؟۔

روایت نمبر ۹: لاڑکانے کے ایک شیعہ عبدالوہاب نے کتاب حیات القلوب ج ۲ کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت جابر انصاریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے معراج میں آسمان کے دروازہ پر لکھا دیکھا لا اله الا الله محمد

رسول اللہ علی امیر المؤمنین ولی اللہ . (رسالہ اثبات علی ولی اللہ ص ۴۰)

الجواب:- اس شیعہ نے روایت پیش کرنے میں بڑی خباثت سے کام لیا ہے کیونکہ روایت میں علی امیر المؤمنین ولی اللہ کے الفاظ سرے سے ہی نہیں ہیں۔ دیکھئے :حیات القلوب فارسی ج ۲ ص ۲۸۲۔

نیز شیعوں کے کلمہ کے تین اضافی حصے بھی ثابت نہیں ہیں، جو ان کے نزدیک ایمان کے اجزاء ہیں۔

روایت نمبر ۱۰:- حضور ﷺ نے اپنے اصحاب سے حضرت علیؓ کی ولایت کا اقرار لیا۔ شیعت اور اہل سنت کی کتابوں میں اس قسم کا واضح ثبوت موجود ہے کہ کلمۂ ولایت علی علیہ السلام پر اصحابؓ سے بیعت لی گئی۔

(رسالہ اثبات علی ولی اللہ فی کلمۃ طیبۃ ص ۴۳)

الجواب:- لعنۃ اللہ علی الکاذبین، یہ بات حضور ﷺ اور آپ کے اصحاب پر کھلم کھلا جھوٹ ہے۔ پوری دنیا کے شیعہ حضرات مل کر بھی قیامت تک صحیح سند کے ساتھ ایسی کوئی روایت ثابت نہیں کر سکتے، جس میں حضور ﷺ نے اپنے اصحاب سے بیعت لیتے وقت شیعوں کے اضافہ کردہ من گھڑت کلمہ کا اقرار لیا ہو۔ خود عبدالوہاب شیعہ نے اپنے خیال میں شیعہ کلمہ کے اثبات کے لئے پچیس دلائل قائم کئے ہیں اور اس میں ایک بھی ایسی کوئی روایت پیش کی ہے اور نہ پیش کر سکتا ہے۔ عبدالوہاب! جیسے حضرات کیلئے ان کے اپنے امام کا فیصلہ ملاحظہ ہو!

شیعوں کے امام خمینی کا فتوی

در زمان پیغمبر (ﷺ) هر کس که می خواست که به برادری و عضوت جامعه اسلامی نائل شود، بایند و شهادت با پیغمبر (ص) بیعت می کرد.

(رساله نویں ج ۱ ص ۱۲۶ تالیف خمینی ،طبع ایران سال سنه ۱۳۶۲ھ)

پیغمبر ﷺ کے زمانے میں جو شخص اسلامی برادری اور جماعت میں شامل ہونا

چاہتا تو وہ دو شہادتوں (یعنی توحید ورسالت) کے ساتھ حضور ﷺ کی بیعت کرتا تھا۔
یہاں خمینی صاحب نے خود اپنے شیعہ مذہب کی مخالفت کی ہے۔ شیعوں کو مخالفت اور ضد چھوڑ کر اپنے امام کا فیصلہ مان لینا چاہئے۔

ایران کی دوسری کتاب میں ہے:

حکیم بن حزام وبدیل بن ورقا نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی زبان پر کلمہ شہادتین جاری کیا اور آپ کے دست اقدس پر بیعت کی۔
(سوانح عمری ختمی مرتب علیہ السلام حصہ دوم ص ۴۴ دار البلاغ ایران)

قارئین کرام! دیکھئے کہ ادھر کلمہ شہادتین کے ساتھ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفتہ بلا فصل کا نام نشان تک نہیں ہے۔ شیعہ حضرات سے سوال ہے کہ جو رحمۃ للعالمین حضور انور ﷺ کے سامنے بیعت کرتے وقت شہادتین یعنی "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کا اقرار کرے، کیا وہ مسلمان ہوگا یا نہیں؟ جبکہ اس میں ولایت علیؓ، خلافت علیؓ اور امامت علیؓ کا کوئی اقرار نہیں۔ اور یاد رہے کہ تمام صحابہ کرام اسی طرح بیعت کر کے مسلمان ہوتے تھے، جن میں خود حضرت علیؓ بھی شامل ہیں۔

☆☆☆

Www.Ahlehaq.Com

پانچواں باب

وہ کتابیں جن کو شیعوں نے اہل سنت کی طرف منسوب کیا ہے، جبکہ ان کے مصنف غالی شیعہ ہیں

یہ بات ذہن نشیں ہونا چاہئے کہ بہت سی کتب ایسی ہیں جن کو گمراہ لوگوں نے اہل سنت بزرگوں کی طرف منسوب کیا ہے، حالانکہ وہ کتابیں ان سُنّی بزرگوں کی تصانیف نہیں ہیں۔ مثلاً شیعوں نے "سِرُّ العالمین" کتاب کو امام محمد غزالیؒ (م ۵۰۵) کی طرف منسوب کیا ہے، جبکہ یہ کتاب آپؒ کی تصنیف کردہ نہیں ہے۔ (الذریعہ الی تصانیف الشیعہ ج: ص:)

ایسی کئی کتابیں اور ہیں جن کے مصنف غالی شیعہ ہیں، لیکن انہوں نے تقیہ کے طور پر کتاب لکھی۔ یوں ایک طرف اہل سنت کو دھوکہ دیا اور دوسری طرف اپنے شیعہ مذہب کے زہریلی عقائد کا پرچار کیا۔ ایسی کتب ایران، عراق اور بیروت وغیرہ میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ ایسی کتابوں میں مصنف کے نام کے ساتھ شافعی، مالکی اور حنبلی وغیرہ لکھ کر دھوکہ دیا جاتا ہے کہ دیکھیں! یہ اہل سنت کی معتبر کتاب ہے۔ یہ اس لئے کیا جاتا ہے تاکہ ناواقف سنی مسلمان ان کو اپنی کتب سمجھ کر انکا مطالعہ کریں اور شیعت کی طرف مائل ہوں۔ اس کا اعتراف قاضی نور اللہ شوستری (م:۱۰۱۹ھ) نے اپنی کتاب مجالس المؤمنین ج:۱ص:۳۰ مطبوعہ ایران میں کیا ہے کہ وقتاً فوقتاً شیعہ علماء اپنے کو شافعی یا حنفی وغیرہ لکھتے ہیں اور اسطرح اپنے مذہب کی تبلیغ و ترویج کرتے ہیں۔ نیز شیعوں کا رئیس المحدثین عباس قمی (م:۱۳۵۹ھ) قاضی نور اللہ شوستری کے متعلق لکھتا ہے کہ:

وہ اکبر بادشاہ کے عہد میں قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) تھا، اپنے کو حنفی، حنبلی، شافعی اور مالکی مسلک کا بڑا عالم ظاہر کرتا تھا، لیکن فتویٰ شیعہ مذہب کے مطابق

دیتا تھا۔ لوگوں نے اس بات پر اعتراض کیا۔ جس کی وجہ سے پھر شوستری حنفی مذہب کے مطابق فتوی دینے لگا اور فقہ حنفی میں کچھ کتابیں بھی لکھیں۔

كان يخفي مذهبه ويتقي عن المخالفين.

یہ اپنے مذہب کو چھپاتا تھا اور مخالفین (سنیوں سے منافقت کے ساتھ) تقیہ[1] کرتا تھا۔

جب اکبر بادشاہ نے وفات پائی اور اس کا لڑکا جہانگیر تخت نشیں ہوا تو قاضی نے شیعہ مذہب کی تائید میں کتاب مجالس المؤمنین لکھی اور شیعہ مسلک کے مطابق دوبارہ فتوی دینا شروع کیا۔ اس وقت کے سُنّی علماء نے جہانگیر بادشاہ کو خبر دی کہ قاضی نور اللہ شوستری شیعہ ہے! جہانگیر نے سن کر تعجب سے پوچھا یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ اس پر علماءِ اہل سنت نے شوستری کی کتاب ''مجالس المؤمنین'' پیش کی۔ جہانگیر بادشاہ نے کتاب دیکھ کر محسوس کرلیا کہ یہ واقعی شیعہ ہے، پھر حکم جاری کیا کہ اس کو قتل کردیا جائے۔ (الکنی والالقاب ج ۳ ص ۵۶، ۵۷)

(۱) تقیہ کا مطلب ہے کہ اپنے قول یا عمل سے اپنے عقیدے یا مذہب کی مخالفت کرنا۔ یعنی دل میں ایک بات اور زبان پر دوسری بات ظاہر کرنا، یہ تقیہ ہے۔ مثلاً زبان سے کہے کہ میں سنی ہوں اور عقیدے و مذہب کے لحاظ سے وہ شیعہ ہو یا زبان سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی عزت کرے اور دل سے اس کا انکار کرے۔ یہ سراسر دھوکہ، جھوٹ اور منافقت والی چال ہے، جبکہ شیعوں کے نزدیک یہ تقیہ دین کا جز اور ضروری چیز ہے۔ اور جو تقیہ نہ کرے وہ شیعہ کہلانے کا مستحق بھی نہیں، یعنی شیعت کو تقیہ کے سائے ہی میں زندگی بسر کرنا ضروری ہے۔ شیعوں کا رئیس المحدثین شیخ صدوق قمی لکھتا ہے:

مخالفین (سنیوں) سے میل جول رکھو، لیکن باطن میں ان کی مخالفت کرو اور یہ معاملہ دل ہی میں رہے۔ (اعتقادیہ شیخ صدوق قمی ص ۲۰۴ مکتبہ امامیہ لاہور)۔

قارئین کرام! آپ خود انصاف کی نظر سے فیصلہ فرمائیں کہ کیا ایسا شخص اور اس طرح جھوٹ کے سائے میں زندگی بسر کرنے والا شخص مؤمن ہوسکتا ہے؟ شیعوں کے امام خمینی کا فتوی ہے کہ جو شخص ظاہر میں ایک چیز ہو اور باطن میں کچھ اور ہو (یعنی منافق) وہ کافروں سے بھی زیادہ بدتر ہے (کلام امام خمینی حصہ اول ص ۹۷ قم، ایران)۔ منافق اس کو کہتے ہیں جس کے دل اور زبان میں موافقت نہ ہو، زبان سے ایک بات کرے اور عمل سے کچھ اور ظاہر کرے (کلام خمینی ص ۸۰)

یاد رکھنا چاہئے کہ کسی کتاب کے مصنفؒ کے مذہب کو جانچنے کے لئے صرف دو طریقے ہیں۔

(۱) اس کی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے، اس سے معلوم ہوگا کہ یہ کس مذہب کی پرچار اور تبلیغ کر رہا ہے۔

(۲) اگر اس سے معلوم نہ ہو تو اسماء الرجال کی کتابوں سے معلوم کیا جائے کہ انہوں نے اسکے متعلق کیا کہا ہے؟۔

مثال کے طور پر ہم چند نام نہاد شیعہ مصنفین کا ذکر کرتے ہیں، جس سے معلوم ہوگا کہ وہ سادہ سنی عوام کو گمراہ کرنے کیلئے کس طرح سنّیت کا لبادہ اوڑھتے ہیں، جبکہ وہ اپنی تحریرات کے آئینہ اور اسماء الرجال میں غالی شیعہ ہیں۔

(۱) ابراہیم بن محمد حمویہ الجوینی (م ۷۲۲ھ) مصنف "فرائد السمطین" اپنی تحریرات کے آئینے میں

کتاب فرائد السمطین کی دو جلدیں ہیں جو بندہ (عبدالرحیم بھٹو صاحب) کی نظر سے گذری ہیں۔ مطالعہ کے بعد معلوم ہوا کہ مصنف بلاشبہ غالی شیعہ ہے، اس نے تقیہ کا لبادہ اوڑھ کر شیعہ عقائد کی زبردست تبلیغ اور ترویج کی ہے۔ اس کے عقائد کا مختصر خاکہ ذیل میں پیش خدمت ہے۔

(۱) حضرت علیؓ انسانوں میں سب سے افضل ہیں اور جس نے ایسا نہ کہا وہ کافر ہے۔ (فرائد السمطین ج ۱ ص ۵۴ بیروت)

(۲) تمام بارہ امام معصوم ہیں۔ (ج ۲ ص ۳۱۳ بیروت لبنان)

(۳) هؤلاء أئمة من عند الله عز و جل (فرائد السمطین ج ۲ ص ۱۵۹)

یہ سب اللہ عزوجل کی طرف سے مقرر کردہ امام ہیں۔

(۴) اللہ نے ان بارہ پر بارہ صحائف (آسمانی کتابیں) نازل کی ہیں۔ ہر ایک صحیفے میں ایک ایک امام کی صفات لکھی ہیں۔ (ج ۲ ص ۱۵۹)

(۵) علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام نے فرمایا:

لا ایمان لمن لا تقیة له...... فمن ترک التقیة قبل خروج قائمنا فلیس منا. (فرائد السمطین ج ۲ ص ۳۳۷)

جس کا تقیہ نہیں اس کا ایمان نہیں...... لہٰذا جس نے امام مہدی کے نکلنے سے پہلے تقیہ چھوڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔

(۶) آیت تطہیر ﴿انما یرید اللہ الخ﴾ سے حضور ﷺ کی ازواج مطہرات خارج ہیں۔ (ج ۲ ص ۳۰۶)

(۷) صاحب فرائد السمطین، مشہور اور غالی (کٹر) اہل تشیع مصنفین کو دعاؤں سے یاد کرتا ہے۔ کتاب تہذیب الاحکام اور الاستبصار کے مصنف شیخ طوسی کے نام کے بعد لکھتا ہے رحمہ اللہ (اللہ اس پر رحم کرے) اور اسی طرح من لا یحضرہ الفقیہ کے مصنف شیخ صدوق قمی کے نام پر لکھتا ہے (رضی اللہ عنہ)۔

قارئین کرام! مندرجہ بالا عقائد شیعوں کے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ کتاب فرائد السمطین کے مصنف ابراہیم بن محمد جوینی اپنے عقائد کے آئینے میں ایک کٹر اور تعصب پرست شیعہ ہے، لہٰذا اس کو سنی کہنا جہالت ہے۔

فرائد السمطین کا مصنف کتب رجال میں؟

شیعوں کے رئیس المحدثین شیخ عباس قمی سنہ ۱۳۵۹ھ ابراہیم بن محمد حمویہ کے تذکرے میں لکھتے ہیں: اس کے اکابر ظاہر میں سنی تھے۔

ولکن المنقول عن صاحب الریاض انه ذهب الی تشیعه والمنتسب فی بعض الکتب التشیع. (الکنی والالقاب ج ۲ ص ۱۹۶، ۱۹۷ بیروت)

لیکن صاحب ریاض نضرہ نے اس کو شیعہ شمار کیا ہے اور کئی کتابوں میں (حمویہ کی طرف) شیعہ ہونے کی نسبت کی ہے۔

شیعوں کے آقا بزرگ طہرانی نے الذریعہ الی تصانیف الشیعہ ج ۱۶ صفحہ ۱۳۵ میں اس کو شیعوں کی فہرست میں داخل کیا ہے۔

علامہ خیر الدین الزرکلی ابراہیم بن محمد الجوینی کی نسبت لکھتا ہے:

وجعله الأمين العاملی من اعيان الشيعة (الاعلام ج ا ص ۲۳ بیروت)

اور امین عاملی (شیعہ) نے اس کو بڑے شیعوں میں شمار کیا ہے۔

فرائد السمطین میں مذکور "جنتی دروازہ پر تحریر" روایت کی تردید

یہ ایک طویل روایت ہے کہ جنت کے دروازہ پر لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله لکھا ہے۔ (فرائد السمطین ج ا ص ۲۳۹)

اس روایت کی سند میں کئی راوی غالی شیعہ اور کئی مجہول الحال راوی ہیں۔

دیکھئے راویوں کا حال:

(۱) محمد بن عبدالعزیز القمی شیعہ، تنقیح المقال فی علم الرجال ج ۳ ص ۳۹

(۲) شاذان بن جبرئیل القمی شیعہ۔ الکنیٰ والالقاب ج ا ص ۳۲۳ فوائد الرضویہ ص ۲۲۵

(۳) عبدالحمید بن فخار شیعہ، الکنیٰ والالقاب ج ۲ ص ۱۹۶ فوائد الرضویہ، ص ۲۰۷

(۴) بھول بن اسحاق انباری شیعہ، الکنیٰ والالقاب ج ۲ ص ۱۲۶ عراق۔

(۵) عمرو بن جمیع شیعہ تنقیح المقال ج ۲ ص ۳۲۶ نجف عراق۔

اس روایت کو شیعوں کے ذاکر زوار بڑے فخر سے پیش کرتے ہیں کہ سنیوں کی کتابوں سے ہمارا کلمہ ثابت ہو گیا۔ حالانکہ یہ کتاب اور اس کی روایت سنیوں پر کوئی حجت نہیں رکھتی۔

مذکورہ روایت اہل شیعت کے ہاں بھی قابل حجت اور معتبر نہیں

شیعوں کے نزدیک مذکورہ روایت قابل حجت اور معتبر نہیں ہے، کیونکہ بارہ اماموں میں سے کسی سے بھی منقول نہیں ہے۔ شیعوں کا حجۃ الاسلام غلام حسین نجفی لکھتا ہے: سنت سے مراد فرمانِ رسول، عملِ رسول اور تقریرِ رسول ہے۔ ان تینوں میں سے جس کے الفاظ مسلمانوں تک پہنچیں گے ان کو حدیث اور روایت کہا جائے گا اور شیعوں کے نزدیک ایسی سنت معتبر ہے، جس کا بیان بارہ اماموں میں سے کسی نے بھی کیا ہو۔ (حقیقت فقہ حنفیہ ص ۷ لاہور)

(۲) کتاب ینابیع المودۃ

تالیف: سلیمان بن ابراہیم قندوزی حنفی (م: ۱۲۹۳ھ) یہ بھی اپنی تحریرات کے آئینے میں کٹر شیعہ ثابت ہوتا ہے۔ اس کے عقائد ملاحظہ کیجئے:

(۱) حضرت علیؓ خیر البشر ہیں جو اس میں شک کرے وہ کافر ہے۔

(ینابیع المودت ص ۲۹۳ مطبوعہ قم ایران)

(۲) امامت حضرت حسینؓ کی اولاد میں مقرر ہے۔ (ینابیع ص ۳۰۸)

(۳) بارہ امام معصوم ہیں۔ (ینابیع ص ۳۰۸)

(۴) بارہ خلیفہ بنی ہاشم میں سے ہیں۔ (ینابیع ص ۳۰۹)

یہاں مصنف نے خلفائے ثلاثہ کو خلافت سے نکالا ہے کیونکہ وہ بنی ہاشم میں سے نہیں ہیں۔

(۵) قندوزی نے حضرت امیر معاویہؓ پر لعنت کی ہے (معاذ اللہ)۔ ص ۳۵۱

قارئین کرام! گذشتہ عقائد سنیوں کے نہیں ہیں، بلکہ شیعوں کے بنیادی اور مخصوص عقائد ہیں۔ اب خود ہی فیصلہ کریں کہ کتاب ینابیع المودۃ کا مصنف سلیمان بن ابراہیم قندوزی شیعہ ہے یا سنی؟ یقیناً شیعہ ہے۔ مزید ملاحظہ فرمائیں! شیعوں کا بزرگ آقا طہرانی لکھتا ہے:

والکتاب یعد من کتب الشیعہ. (کتاب ینابیع) کا شمار شیعوں کی کتابوں میں سے ہوتا ہے۔ (الذریعہ تصانیف الشیعہ ج ۲۵ ص ۲۹۰)

یہی سب سے بڑی دلیل ہے کہ مذکورہ کتاب کو طہرانی نے الذریعہ میں شیعہ کتب میں سے شمار کیا ہے، پھر یہ کتاب سنیوں کی کیسے ہو سکتی ہے؟

(۳) کتاب مودة القربیٰ

اس کا مصنف سید علی بن شہاب الدین بن محمد ہمدانی ہے (م ۷۸۶ھ)
ہمدانی کے عقائد بھی تقریباً ینابیع کے مصنف جیسے ہیں۔ شیعہ علماء نے بھی اس کو شیعوں میں ثابت کیا ہے۔ مذکورہ آقا بزرگ طہرانی لکھتا ہے:

الرسالة فی اثبات تشیع السید علی بن شهاب الدین بن محمد الهمدانی للقاضی نور الله التستری ذکرها بعض الموثقین.

(الذریعه الی تصانیف الشیعه ج ۱ ص ۹ مطبوعه بیروت)

سید علی بن شہاب الدین کے شیعہ ثابت کرنے کے لئے قاضی نور اللہ شوستری نے ایک مستقل رسالہ لکھا ہے اور کئی توثیق کرنے والوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

جب ہمدانی کو شیعوں نے اپنا آدمی کہا تو اس کی کتاب ''مودة'' سنیوں کی معتبر کتاب کیسے ہو سکتی ہے؟ لہٰذا یہ کتاب اہل سنت پر حجت نہیں ہے۔ ایسی کتنی ہی کتابیں ہیں، جن کو ذاکرین نے اہل سنت کی طرف منسوب کیا ہے جبکہ ان کے مصنف کٹر شیعہ ہیں، جنہوں نے تقیہ کے لباس میں کتاب لکھی اور منافقت کی تبلیغ کی۔ یہاں ان کتابوں کا تفصیلی ذکر نہیں کیا جا سکتا مگر صرف سنی مسلمانوں کے روبرو ایسی کتابوں کی فہرست پیش کر دیتے ہیں تا کہ اہل سنت ایسی کتابوں سے واقف ہو کر شیعوں کے مکر و فریب سے محفوظ رہیں اور یاد رکھیں کہ جب شیعہ ایسی کتاب کا حوالہ پیش کریں، جو سنی عقیدے کے خلاف ہو تو جان لیں کہ یہ کتاب شیعوں کی ہے اور ہم اس کو تسلیم نہیں کر سکتے۔

حوالہ جات کے لئے آئندہ صفحات پر شیعوں کی کتب بمع اسماء مصنّفین کے ذکر کی جاتی ہیں اور جن مصنّفین کے ساتھ القابات ہیں وہ انہی کے ساتھ شیعوں کے ہاں مشہور و معروف ہیں:

(۴) مروج الذہب:

اسکے مصنف علی بن حسین بن علی المسعودی (المتوفی سنہ ۳۴۶ھ) ہیں۔ مصنف شیعہ ہے۔ دیکھئے رجال نجاشی ص ۱۷۸ ایران، تنقیح المقال فی علم الرجال ج ۲ ص ۲۸۲، الکنی والالقاب ج ۳ ص ۱۸۵، اعیان الشیعہ ج ۱ ص ۱۶۰، سیر اعلام النبلاء ج ۱۵ ص ۱۸۵، تحفہ اثنا عشریہ ص ۹۱، معجم المطبوعات العربیہ ج ۲ ص ۱۷۴۴۔

(۵) ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغۃ:

تالیف: عبد الحمید بن ہبۃ اللہ المدائنی الشہیر بابن ابی الحدید (المتوفی سنہ ۶۵۶ھ) معتزلہ اور شیعہ تھا۔ الکنی والالقاب ج ۱ ص ۱۹۳، کشف الظنون ج ۲ معجم المطبوعات العربیہ ج ۲ ص ۲۹۔

(۶) روضۃ الاحباب:

تالیف: جمال الدین بن فضل اللہ الشیرازی (المتوفی سنہ ۱۱۲۵ھ) یہ شیعہ ہے۔ الکنی والالقاب ج ۲ ص ۱۵۴، کشف الظنون ج ۲ ص ۱۹۹۱ بیروت، الذریعۃ الی تصانیف الشیعہ ج ۱۱ ص ۲۸۵، مجالس المؤمنین ج ۱ ص ۵۲۹۔

(۷) معارج النبوۃ:

تالیف: معین کاشفی۔ یہ شیعہ ہے، اس نے تقیہ کے طور پر اپنے کو سنی ظاہر کیا۔ (الذریعہ ج ۲۱ ص ۱۸۴ بیروت)۔

(۸) تاریخ یعقوبی:

تالیف: احمد بن یعقوب (المتوفی سنہ ۲۸۴ھ) شیعہ ہے، الکنی والالقاب ج ۳ ص ۲۹۶، الذریعہ الی تصانیف الشیعہ۔

(۹) تذکرۃ خواص الامۃ بذکر خصائص الائمۃ:

تالیف: یوسف بن قزغلی البغدادی (سبط ابن الجوزی المتوفی سنہ ۶۵۰ھ)، شیعہ ہے۔ الکنی والالقاب ج ۲ ص ۳۰۶، میزان الاعتدال ج ۳ ص ۳۳۳، لسان المیزان ج ۶ ص ۳۲۸۔

(۱۰) مقتل ابی مخنف:

تالیف: ابومخنف لوط بن یحییٰ (المتوفی سنہ ۱۵۷ھ) شیعہ ہے، الکنی والالقاب ج ۱ ص ۱۵۵، تنقیح المال ج ۲ ص ۴۴، اعیان الشیعہ ج ۱ ص ۱۵۶، میزان الاعتدال ج ۴ ص ۴۹۲۔

(۱۱) کتاب الفتوح:

تالیف: احمد بن اعثم کوفی (المتوفی سنہ ۳۱۴ھ) شیعہ ہے۔ معجم الادباء ج ۲ ص ۲۳۰، اعیان الشیعہ ج ۱ ص ۱۰۰، الکنی والالقاب ج ۱ ص ۲۱۵۔

(۱۲) روضۃ الصفا:

تالیف: محمد میر خواند بن خواند شاہ (المتوفی سنہ ۹۰۳ھ) شیعہ ہے۔ الذریعہ الی تصانیف الشیعۃ ج ۱۱ ص ۲۹۶ بیروت۔

(۱۳) روضۃ الشہداء:

تالیف: ملا حسین بن علی کاشفی واعظ (المتوفی سنہ ۹۱۰ھ) شیعہ ہے، الکنی والالقاب ج ۳ ص ۱۰۵۔

(۱۴) الاخبار الطوال:

تالیف احمد بن داود ابوحنیفہ دینوری (المتوفی سنہ ۲۹۰ھ) شیعہ ہے، الذریعہ ج ۱ ص ۳۳۸، تنقیح المقال ج ۱ ص ۶۰، فہرست ابن الندیم ص ۸۶۔

(۱۵) مقاتل الطالبین:

علی بن حسین ابوالفرج اصبہانی (المتوفی سنہ ۳۵۶ھ) شیعہ ہے، الکنی والالقاب ج ۱ ص ۱۳۸، اعیان الشیعہ ج ۱ ص ۱۵۳، البدایۃ والنہایۃ ج ۱۱ ص ۲۶۳۔

(۱۶) الفصول المہمۃ فی معرفۃ الائمۃ:

تالیف: علی بن محمد بن الصباغ المکی المالکی (المتوفی سنہ ۸۵۵ھ) شیعہ ہے، الکنی والالقاب ج ۱ ص ۳۳۶، تفسیر روح المعانی ج ۱۲ ص ۷۔

(۱۷) مقتل الحسین:

ابو المؤید الموفق محمد بن احمد الخوارزمی (المتوفی سنہ ۵۶۷ھ) شیعہ ہے، (الذریعہ الی تصانیف الشیعہ ج ۲۲ ص ۳۱۶ بیروت)۔

(۱۸) الملل والنحل:

تالیف: محمد بن عبد الکریم شہرستانی، (المتوفی سنہ ۵۴۸ھ) شیعہ ہے، لسان المیزان ج ۵ ص ۲۶۳ حرف المیم، معجم المطبوعات العربیۃ ج ۲ ص ۱۱۵۳ مطبوعہ قم۔ایران۔

(۱۹) کفایۃ الطالب:

تالیف: محمد بن یوسف الکنجی (المتوفی سنہ ۶۵۸ھ) شیعہ ہے، الاعلام ج ۷ ص ۱۵۰ بیروت، لبنان۔

آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی حبیبہ الکریم، ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم۔

بارگاہ الٰہی میں التجاء ہے کہ اس کو کتاب اہل ضلالت کیلئے ہدایت اور اہل ہدایت کیلئے استحکام کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

تالیف: مولانا عبدالرحیم بھٹو صاحب دامت برکاتہم

زیرِ اہتمام: بقیۃ السلف عمدۃ المناظرین قامع البدعۃ والرفضۃ استاذنا ومولانا

حضرۃ العلّامۃ علی شیر الحیدری

دام ظلہم العالی

مترجم وناشر: محمد اصغر مغل غفر اللہ لہ